Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63 | ہفت روزہ | قادیان | شمارہ 23

بدر

The weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

6 رشعبان 1435 ہجری 5 راحسان 1393 ہش 5 رجون 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم ایدامامنابروح القدس
وبارك لنافی عمرہ وامرہ۔

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دُنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

''ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔ ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا۔ صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیا۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام ونشان نہیں بلکہ ان گذشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے ؎

محمدِ عربی بادشاہِ ہر دو سرا ۔۔۔ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی
اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ۔۔۔ کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دُنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اُس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا۔ اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اُس کے لئے کھولا نہ گیا لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 303،301)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء کو منعقد ہوگا - انشاءاللہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ’’منصف‘‘ حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 21

روزنامہ ’’منصف‘‘ حیدر آباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ’’قادیانیت اپنے آئینہ میں‘‘ عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جا رہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ’’منصف‘‘ کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے ان گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ’’بدر‘‘ میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ’’منصف‘‘ کی ڈھول کے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

پیشگوئی عبداللہ آتھم پر اعتراض

پیشگوئی ڈپٹی عبداللہ آتھم پر اعتراض کرتے ہوئے معترض نے لکھا:

’’یہ پیشگوئی اپنے مضمون میں بالکل صاف ہے۔ کسی قسم کا اینچ پینچ اس مضمون میں نہیں۔ مطلب بالکل واضح ہے کہ ڈپٹی آتھم جس نے آدمی (حضرت مسیح) کو خدا بنایا ہوا تھا، اگر مرزا کی طرح الوہیت مسیح سے منکر اور توحید محض کا قائل اور اسلام میں داخل نہ ہوا تو عرصہ پندرہ ماہ میں مر کر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ مگر افسوس ایسا نہ ہوا بلکہ مسٹر آتھم کفر پر رہ کر میعاد مقررہ کے بعد بھی تقریباً دو سال تک زندہ رہا۔ (الہامات مرزا: طبع ششم: ص ۶)‘‘

(اخبار منصف ۶ دسمبر ۲۰۱۳)

اب جیسا کہ ظاہر ہے کہ جناب معترض کا یہ بیان ان کی ذاتی تحقیق نہیں بلکہ ’’الہامات مرزا‘‘ مولفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا پس خوردہ ہے۔

مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شائع ہونے والے ہر جھوٹ پر دل وجان سے ایمان لاتے اور اُسے بغیر کسی تحقیق کے سچا یقین کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ جس بات کو وہ بغیر سوچے سمجھے سچ مان رہے ہیں کہیں وہ جھوٹ نہ ہو۔

بات دراصل یہ ہے کہ جس جھوٹ پر یہ لوگ دل وجان سے ایمان لاتے ہیں اُسے جھوٹ سمجھنا نہیں چاہتے۔ اسی بات کی تو انہیں تنخواہ ملتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے خلاف جتنا جھوٹ پھیلا سکتے ہو پھیلاؤ۔

اب معترض کے اس بیان کو ہی لیجئے کہ ’’مسٹر آتھم کفر پر رہ کر میعاد مقررہ کے بعد بھی تقریباً دو سال تک زندہ رہا۔‘‘

معترض نے اپنے بیان کے ثبوت کے طور پر کوئی گواہی پیش نہیں کی جس سے یہ سمجھا جاتا کہ واقعی مسٹر آتھم میعاد مقررہ کے دوران اپنے کفر پر قائم تھے۔

قبل اس کے کہ وہ پختہ شواہد پیش کئے جائیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مسٹر آتھم نے پیشگوئی کی مقررہ میعاد کے اندر الہامی شرط سے فائدہ اُٹھا کر اپنے کفر سے توبہ کی اور اسلام اور بانی اسلام کے خلاف ہر قسم کی تحریر و تقریر سے باز آئے۔ مختصراً اس پیشگوئی کا پس منظر اور اصل حقیقت قارئین کے افادہ کے لئے پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

22 مئی 1893 سے 5 جون 1893 تک امرتسر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الوہیت مسیح کے موضوع پر پادریوں سے ایک تحریری مباحثہ ہوا۔ پادریوں کی طرف سے ڈپٹی عبداللہ آتھم مباحثہ کیلئے پیش ہوئے۔ اس بحث میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عیسائیت پر کھلا کھلا غلبہ عطا فرمایا۔

اس مباحثہ میں پادری عبداللہ آتھم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت ثابت کرنے کیلئے نہایت جاہلانہ ضد سے کام لیا۔ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن و بائیبل سے اس بات کے پختہ شواہد دیئے کہ خدا ہی اس تمام جہان کا خالق و مالک ہے اور حضرت مسیح تو اس کے ایک معصوم بندے اور نبی تھے، پادری صاحب اس بات پر زور دیتے رہے کہ مسیح ہی خدا ہے اور یہ سلسلہ 15 روز تک جاری رہا۔ آخری دن حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اس مباحثہ کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی جس میں آپؑ نے فرمایا:

’’آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلّت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 6 جنگ مقدس 291-292)

نیز فرمایا:

’’اب ڈپٹی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے منشاء کے موافق کامل پیشین گوئی اور خدا کی پیشین گوئی ٹھہرے گی یا نہیں ٹھہرے گی اور رسول اللہ صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جن کو اندرونہ بائبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائے گی یا نہیں ہو جائے گی‘‘ (ایضاً صفحہ 292-293)

پیشگوئی کا فوری اور ہیبت ناک اثر

یہ ہیبت ناک پیشگوئی سن کر پادری عبداللہ آتھم کا رنگ فق اور چہرہ زرد ہو گیا اور ہاتھ کانپنے لگے اور اس نے بلا توقف اپنی زبان منہ سے نکالی اور دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے جیسا کہ ایک خائف ملزم توبہ اور انکسار کے رنگ میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور بار بار لرزتی ہوئی زبان سے کہا کہ توبہ توبہ میں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی اور میں نے آنحضرت ﷺ کو ہرگز دجال نہیں کہا (جبکہ وہ اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضورؐ کو نعوذ باللہ دجال کہہ چکا تھا۔)

(رسالہ نور احمد نمبر 1)

پیشگوئی کا وقوع

اس پیشگوئی کے اعلان پر یہ پندرہ دن کی جنگ ختم ہوگئی اور لوگ اس پیشگوئی کے نتیجہ کا انتظار کرنے لگے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا منشا تھا کہ اس نشان کو ایک عظیم الشان صورت میں ظاہر کرے۔ لہٰذا اس کی صورت یوں ہوئی کہ پادری عبداللہ آتھم جو اس جنگ مقدس میں مناظر تھا پیشگوئی کی شرط کے مطابق رجوع الی الحق کرنے کی وجہ سے نہ مرا۔ اس پر عیسائیوں نے اسے عیسائیت کی اسلام پر فتح قرار دیا اور امرتسر میں شرافت کی تمام حدود و قیود کو پھلانگتے ہوئے ایک جلوس نکالا جس میں بعض نادان علماء اسلام بھی عیسائیوں کے حامی بن کر شامل ہوگئے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے 6 ستمبر 1894ء کو رسالہ ’’انوار الاسلام‘‘ شائع فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کے ارادہ اور حکم کے موافق نہایت صفائی سے میعاد کے اندر پوری ہوگئی۔ اگر عبد اللہ آتھم کا دل ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کر کے حق کی طرف رجوع نہ کرتا تو اسی میعاد کے اندر ہی اس کا خاتمہ ہو جاتا۔ حضورؑ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتلا دیا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کسی قدر حصہ لیا۔ پس جس قدم اس نے رجوع کیا اس کا اُسے فائدہ پہنچ گیا۔ پس فتح اسلام کی ہوئی اور عیسائیوں کو ذلت اور ہاویہ نصیب ہوا۔

مخالفین اسلام اور غیر احمدی مخالفین احمدیت اس پیشگوئی کو پوری طرح سمجھ نہیں پائے یا جان بوجھ کر نہ سمجھنے کا ڈھونگ کیا۔ یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ حقیقت یہ ہے اس پیشگوئی میں صرف عبداللہ آتھم ہی کی ہلاکت کا ذکر نہیں تھا بلکہ پورے فریق مخالف کے ہاویہ میں گرائے جانے اور ذلت پہنچنے کا ذکر تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ انوار الاسلام میں فرمایا کہ پیشگوئی میں فریق مخالف کے لفظ سے وہ گروہ مُراد ہے جو اس بحث سے تعلق رکھتا تھا۔ خواہ وہ خود بحث کرنے والا تھا یا معاون یا حامی یا سرگروہ۔ ہاں سب سے مقدم آتھم تھا اور اس فریق میں سے کوئی بھی ہاویہ کے اثر سے خالی نہ رہا۔ مثلاً:

اول خدا تعالیٰ نے پادری رائٹ کو لیا جو امرتسر مشن کا آنریری مشنری تھا، عین جوانی میں ناگہانی موت سے اس جہان سے کوچ کر گیا۔ ڈاکٹر کلارک اور دوسروں کو بھی اُس کی بے وقت موت نے ایسے دُکھ اور درد میں ڈالا جو ہاویہ سے کم نہ تھا۔ چنانچہ گرجے میں اُس کی موت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ایک پادری کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ’’آج رات خدا کے غضب کی لاٹھی ہم پر چلی اور اس کی خفیہ تلوار نے بے خبری میں ہم کو قتل کیا۔‘‘

۲۔ پادری فورمین لاہور میں مرے۔

۳۔ پادری باؤل اور پادری عبد اللہ بھی سخت بیماریوں کے ہاویہ میں گرائے گئے۔

۴۔ جنڈیالہ کا ڈاکٹر، یوحنا جو عیسائیوں کا ایک اعلیٰ رُکن تھا جس کو طبع مباحثہ کا کام سپرد کیا گیا تھا میعاد کے اندر مرا۔

۵۔ پادری عماد الدین کو بھی سخت ذلّت پہنچی۔ وہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت پر سخت معترض تھے۔ حضورؑ نے اُنہیں رسالہ نور الحق کے مقابلہ پر پانچ ہزار روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ فصیح و بلیغ رسالہ لکھنے کی دعوت دی۔ لیکن وہ اس سے عاجز رہے اور پانچ ہزار روپیہ لینے کی بجائے ہزار لعنت ان کے حصہ میں آئی۔

پادری عبداللہ آتھم کے رجوع بحق ہونے کے دلائل

مباحثہ کے معاً بعد ہی آتھم صاحب کے اوسان خطا ہونے شروع ہوگئے تھے۔ سب سے اول تو اسی مجلس مباحثہ میں جب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ آتھم نے اپنی کتاب میں آنحضورؐ کو نعوذ باللہ دجال کہا ہے، اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا اور لرزتی زبان میں کہا کہ نہیں میں نے تو نہیں کہا۔ حالانکہ وہ اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں دجال کہہ چکا تھا۔ اس وقت مجلس میں تقریباً 70 لوگ موجود تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 169)

اس کے بعد میعاد کے اندر آتھم نے جس طرح اپنے دلی خوف اور گھبراہٹ اور بے چینی کا اظہار کیا اس کی کیفیت حضرت مسیح موعودؑ کی تصانیف انجام آتھم، انوار الاسلام اور ضیاء الحق میں آ چکی ہے۔ اس کا اپنا بیان ہے کہ کبھی اس کو سانپ نظر آتے تھے جو اس کو ڈسنے کو

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اصل نیکی خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور اس کی طرف سے ہی نیکی آتی ہے

تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا

قرب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جڑ کر ہی ملتا ہے جس سے مسلسل اللہ تعالیٰ اپنے نور سے اس کو فیضیاب فرماتا رہتا ہے

ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا

اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دیا ہے۔ آج اس زمانے میں اب جو آپ علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر اس قرب کی تلاش کرے گا اس کا انجام پھر بلعم جیسا ہی ہوگا۔

استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو، جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں، خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے

بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے

عمل صالح بڑی ہی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے اور قرب حضرت احدیّت حاصل ہوتا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی حقیقت، اس کو حاصل کرنے کے بعض طریق اس کی اہمیت اور اپنی جماعت سے اس کے حصول کے لئے توقعات کا اظہار

اگر احمدیوں نے دشمن کی نامرادی کے نظارے وسیع پیمانے پر دیکھنے ہیں تو پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پس دنیا کو پیچھے دھکیلیں اور خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھتے چلے جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 02 مئی 2014ء بمطابق 02 ہجرت 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے میں گزشتہ خطبات میں معرفتِ الٰہی کے طریق محبت الٰہی کے طریق اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کا بیان کرتا رہا ہوں۔ آج آپ علیہ السلام کے اقتباسات پیش کرتے ہوئے آپ کے اس علمی خزانے میں سے چند حوالے پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی حقیقت، اس کی اہمیت، اس کو حاصل کرنے کے بعض طریق اور اپنی جماعت سے اس کے حصول کے لئے توقعات کا اظہار فرمایا ہے۔

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے تو اس بات کا ادراک ہونا ضروری ہے کہ اصل نیکی خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور اس کی طرف سے ہی نیکی آتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اختیار کرنے سے ملتی ہے اور نتیجۃً خدا تعالیٰ کے انعامات اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''حقیقی طور پر بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نیک نہیں۔ تمام اخلاق فاضلہ اور تمام نیکیاں اسی کے لئے مسلم ہیں۔ پھر جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر اخلاقِ الٰہیہ اس کے نفس پر منعکس ہوتی ہیں......''

(یعنی جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت یعنی چاہت اور پسند سے بالا ہو کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی کوشش کرتا ہے تو پھر اسے اس کا قرب حاصل ہو جاتا ہے اور اخلاق الٰہیہ جو ہیں اس کے نفس پر منعکس ہوتے ہیں۔ جب انسان اپنے نفس سے بالا ہو، انسان اپنی پسندوں کو چھوڑے، اللہ تعالیٰ میں ڈوبنے کی کوشش کرے تو پھر یہ نتیجہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق ہیں، اللہ تعالیٰ کے جو رنگ ہیں اس میں انسان رنگین ہونا شروع ہوتا ہے اور پھر جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوگا اس کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق ملتی چلتی جائے گی، بڑھتی چلی جائے گی۔)

فرمایا: ''......پس بندہ کو جو جو خوبیاں اور سچی تہذیب حاصل ہوتی ہے وہ خدا ہی کے قرب سے حاصل ہوتی ہے اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ مخلوق فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں ہے۔ سو اخلاق فاضلہ الٰہیہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن شریف کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں......'' اللہ تعالیٰ کے جو اخلاق فاضلہ ہیں اسی کے دل پر منعکس ہوتے ہیں، انہیں سے ان کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے اسی کی جو قرآن شریف کی مکمل اور کامل پیروی کرتے ہیں اتباع کرتے ہیں۔

فرمایا: ''......اور تجربہ صحیحہ بتلا سکتا ہے کہ جس مشرب صافی اور روحانی ذوق اور محبت کے بھرے ہوئے جوش سے اخلاق فاضلہ ان سے صادر ہوتے ہیں اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی اگرچہ منہ سے ہر یک شخص دعویٰ کر سکتا ہے اور لاف وگذاف کے طور پر ہر یک کی زبان چل سکتی ہے مگر جو تجربہ صحیحہ کا تنگ دروازہ ہے اس دروازہ

سے سلامت نکلنے والے یہی لوگ ہیں اور دوسرے لوگ اگر کچھ اخلاق فاضلہ ظاہر کرتے بھی ہیں تو تکلّف اور تصنّع سے ظاہر کرتے ہیں......‘‘ (جو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی سے ہی ایسے اخلاق ظاہر ہوں گے۔ دوسری دنیا میں یا اس کے علاوہ اگر کوئی اخلاق فاضلہ ظاہر کرتا ہے یا بظاہر اخلاق ظاہر ہو رہے ہیں تو تکلف ہے، تصنع ہے، بناوٹ ہے۔)

فرمایا: ’’......اور اپنی آلودگیوں کو پوشیدہ رکھ کر اور اپنی بیماریوں کو چھپا کر اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں......‘‘ (ان کے اوپر جو گند ہیں، زنگ لگے ہوئے ہیں ان کو انہوں نے چھپایا ہوتا ہے، اخلاق اصل میں نہیں ہوتے وہ ظاہری لیپا پوتی ہوتی ہے، بناوٹ ہوتی ہے، تصنع ہوتی ہے۔)

فرمایا: ’’......اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں......‘‘ (سب کچھ انہوں نے چھپایا ہوتا ہے۔) ’’......اور ادنیٰ ادنیٰ امتحانوں میں ان کی قلعی کھل جاتی ہے......‘‘ (جب امتحان آتا ہے، آزمایا جاتا ہے تو قلعی کھل جاتی ہے۔ ذاتی مقدمے ہوتے ہیں تو اس وقت پتا لگ جاتا ہے کہ کتنے پانی میں ہیں۔ جھوٹ اور سچ اور اخلاق سب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہ پتا لگ جاتا ہے کہ جھوٹ کتنا ہے۔ سچ کو کتنا چھپایا جا رہا ہے یہ پتا لگ جاتا ہے۔ اخلاق کس حد تک دکھائے جا رہے ہیں یہ پتا لگ جاتا ہے۔ اور یہ نہ بھی ہو تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مثال دی ہے کہ ایک دفعہ بڑے پڑھے لکھوں کی ایک جگہ ایک مجلس میں جو ظاہری طور پر سوسائٹی کے بڑے سرکردہ بنے پھرتے تھے، ان کی مجلس میں فیصلہ ہوا کہ آج بے تکلف مجلس ہونی چاہئے اور آپ کہتے ہیں اس بے تکلفی کا معیار یہ تھا کہ جو کچھ بیہودگیاں ہو سکتی تھیں وہ کی گئیں۔ تو وہاں ان سب کی قلعی کھل جاتی ہے۔

فرمایا: ’’......اور تکلف اور تصنع اخلاق فاضلہ کے ادا کرنے میں اکثر وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اپنی دنیا اور معاشرت کا حسن انتظام وہ اسی میں دیکھتے ہیں......‘‘ (یہ تکلف اور تصنع اور اخلاق کیوں دکھائے جاتے ہیں؟ اس لئے کہ ان کی جو دنیا ہے، جو دنیاوی باتیں ہیں، معاشرہ ہے اس میں وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ چیزیں دکھانی ضروری ہیں۔ اس سے ہمیں فائدہ ہوگا۔ اس لئے دکھایا جاتا ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔)

فرمایا: ’’......اور اگر اپنی اندرونی آلائشوں کی ہر جگہ پیروی کریں تو پھر مہمات معاشرت میں خلل پڑتا ہے......‘‘ جو ان کے دلوں میں گندگی اور آلائشیں شامل ہوئی ہوئی ہیں اگر اس کی پیروی کریں، اس کے پیچھے چلیں تو جو کچھ ان کے دنیاوی کام ہیں وہ پھر متاثر ہوں گے، ان میں خلل پڑے گا۔ اس لئے یہ اخلاق دکھانے کا مقصد صرف ذاتی مفاد ہوتا ہے نہ کہ اخلاق کو لاگو کرنا۔ اخلاق پر عمل کرنا اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، اخلاق اس لئے دکھانا کہ دوسرے کا فائدہ ہو، (یہ مقصد نہیں ہوتا)۔

فرمایا: ’’......اور اگرچہ بقدر استعداد فطرتی کے کچھ تخم اخلاق کا ان میں بھی ہوتا ہے مگر وہ اکثر نفسانی خواہشوں کے کانٹوں کے نیچے دبا رہتا ہے اور بغیر آمیزشِ اغراضِ نفسانی کے خالصاً للہ ظاہر نہیں ہوتا چہ جائیکہ اپنے کمال کو پہنچے اور خالصاً للہ انہیں میں وہ تخم کمال کو پہنچتا ہے کہ جو خدا کے ہو رہتے ہیں اور جن کے نفوس کو خدائے تعالیٰ غیریّت کی لوث سے بکلّی خالی پاکر خود اپنے پاک اخلاق سے بھر دیتا ہے......‘‘ (وہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں اور جو غیریت کی آلودگی ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کی آلودگی ہے وہ اس سے بالکل پاک ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اخلاق ان میں بھر دیتا ہے۔) ’’......اور ان کے دلوں میں وہ اخلاق ایسے پیارے کر دیتا ہے جیسے وہ اس کو آپ پیارے ہیں۔ پس وہ لوگ فانی ہونے کی وجہ سے تخلق باخلاق اللہ کا ایسا مرتبہ حاصل کر لیتے ہیں کہ گویا وہ خدا کا ایک آلہ ہو جاتے ہیں جس کی توسّط سے وہ اپنے اخلاق ظاہر کرتا ہے اور ان کو بھوکے اور پیاسے پاکر وہ آبِ زلال ان کو اپنے اس خاص چشمہ سے پلاتا ہے......‘‘ (یعنی اخلاق کا، روحانیت کا ایک میٹھا پانی پلاتا ہے۔)

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 542۔541 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر ایک جگہ قرب الٰہی کے طریق کے بارے میں فرمایا کہ

’’خدا تعالیٰ دھوکا کھانے والا نہیں۔ وہ انہیں کو اپنا خاص مقرب بناتا ہے جو مچھلیوں کی طرح اس کی محبت کے دریا میں ہمیشہ فطرتاً تیرنے والے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں اور اسی کی اطاعت میں فنا ہو جاتے ہیں۔ پس یہ قول کسی سچے راستباز کا نہیں ہو سکتا......‘‘ (جو بعض مذہبوں کے بعض لوگوں کا اس کے بارہ میں نظریہ ہے۔)
’’کہ خدا تعالیٰ کے سوا درحقیقت سب گندے ہی ہیں اور کوئی نہ کبھی پاک ہوا نہ ہوگا......‘‘۔

فرمایا: ’’......گویا خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عبث پیدا کیا ہے بلکہ سچی معرفت اور گیان کا یہ قول ہے کہ نوع انسان میں ابتدا سے یہ سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی محبت رکھنے والوں کو پاک کرتا رہا ہے۔ ہاں حقیقی پاکی اور پاکیزگی کا چشمہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ جو لوگ ذکر اور عبادت اور محبت سے اس کی یاد میں مصروف رہتے ہیں خدا تعالیٰ اپنی صفت ان پر بھی ڈال دیتا ہے تب وہ بھی اس پاکی سے ظلی طور پر حصہ پا لیتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات میں حقیقی طور پر موجود ہے‘‘۔ (ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 210)

پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اخلاق فاضلہ اور نیکیاں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا جو وسیلہ اور نمونہ اور تعلیم خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

’’ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجُز اقتدا اُس امام الرّسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے‘‘۔

(ازالۂ اوہام حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170)

پھر اسلام کی حقیقت کیا ہے اور ایک مسلمان کو کیسا ہونا چاہئے اور ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کا قرب کس معیار تک پہنچاتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ

’’اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا۔ اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضاء میں محو ہو جانا۔ اور خدا میں گُم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بناء پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں۔ اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں۔ اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں......‘‘ (سلوک کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے کوشش کر کے ہر قسم کی مشکلات میں سے بھی گزرے اور خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔)

پھر فرمایا: ’’......اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اُس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اس کی کُنہ تک نہیں پہنچتیں وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (ق:17)۔ یعنی ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اُس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے۔ تب وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دُور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو اُن نئی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور اُس کی آواز سنتا ہے اور اس کی نُور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے۔ تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندہ چولہ اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے......‘‘ (جو گندی زندگی ہے، گندہ چولہ ہے، اس گندگی کا، دنیاوی چیزوں کا جو لباس پہنا ہوا ہے، وہ انسان پھینک دیتا ہے۔ جب اُسے اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب حاصل ہو جائے۔) ’’......اور ایک نور کا پیراہن پہن لیتا ہے......‘‘ (ایک نیا لباس پہنتا ہے جو نور ہوتا ہے) ’’......اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے بلکہ اسی جگہ اور اِسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے۔‘‘ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 160۔161)

پھر استغفار کی دو قسموں کا ذکر فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ

’’استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے......‘‘ ہر وقت استغفار اس لئے چاہنا کہ ایک دل میں خدا ہی ہر وقت یاد رہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں مضبوط ہوتا جائے۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے۔ ’’......جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں......‘‘ یعنی ایک لمحہ کے لئے بھی خدا سے علیحدہ ہونا سمجھتے ہیں کہ ہماری تباہی ہو جائے گی۔ ’’......اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پاکر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔‘‘

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 346۔347)

اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کی پہچان کے کئی مرتبے ہیں۔ مگر سب سے اعلیٰ مرتبہ

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

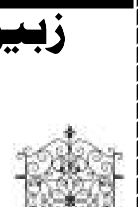
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

قرب الٰہی کا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی صحیح رنگ میں پہچان ہوتی ہے۔اس لئے صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ میں نے سچی خوابیں دیکھ لی ہیں یا کوئی کشف مجھے ہو گیا یا الہام ہو گیا۔الہام تو بلعم کو بھی ہو گیا تھا لیکن اس نے اس کے باوجود ٹھوکر کھائی۔اس لئے قرب کی تلاش کرو اور قرب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ سے جڑ کر ہی ملتا ہے جس سے مسلسل اللہ تعالیٰ اس کو اپنے نور سے فیضیاب فرماتا رہتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا بندے کا مقصود ہو جاتی ہے۔فرماتے ہیں کہ

''خدا نور ہے جیسا کہ اس نے فرمایا اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:36)۔ پس وہ شخص جو صرف اس نور کے لوازم کو دیکھتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو دور سے ایک دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی نہیں دیکھتا اِسلئے وہ روشنی کے فوائد سے محروم ہے......'' (روشنی کے فوائد تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا میں ڈوب جانے سے ملتے ہیں)۔فرمایا کہ''......اور نیز اس کی گرمی سے بھی جو بشریّت کی آلودگی کو جلاتی ہے۔......''فوائد سے بھی محروم ہے اور نیز اس کی گرمی سے بھی جو بشریت کی آلودگی کو جلاتی ہے۔انسان کے بشری تقاضے ہونے کے جو بعض گند ہیں جنہوں نے اس کو گھیرا ہوا ہے، اس گرمی سے بھی محروم رہتا ہے، اس آگ سے محروم رہتا ہے جو ان گندوں کو جلاتی ہے۔فرمایا کہ''......پس وہ لوگ جو صرف منقولی یا معقولی دلائل یا ظنّی الہامات سے خدا تعالیٰ کے وجود پر دلیل پکڑتے ہیں جیسے علماء ظاہری یا جیسے فلسفی لوگ اور یا ایسے لوگ جو صرف اپنے روحانی قویٰ سے جو استعداد کشوف اور رؤیا ہے خدا تعالیٰ کی ہستی کو مانتے ہیں مگر خدا کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں......'' (اب اس میں یہ فرمایا کہ ان کے پاس منقولی اور عقلی دلائل بھی ہیں۔الہامات پر یا بعض دفعہ خوابوں پر ظن کرتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور وجود پر یقین بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے۔علماء ظاہری اسی چیز کی وجہ سے خدا کو مانتے ہیں یا ایسے فلسفی یا وہ لوگ جن کی روحانیت اس حد تک ہے کہ ان میں بعض کشف اور رؤیا صالحہ کی استعدادیں بھی موجود ہوتی ہیں اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں مگر ان سب چیزوں کے باوجود وہ خدا تعالیٰ کے قرب کی روشنی سے بے نصیب ہیں۔فرمایا کہ)''......وہ اس انسان کی مانند ہیں جو دور سے آگ کا دھواں دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی کو نہیں دیکھتا اور صرف دھوئیں پر غور کرنے سے آگ کے وجود پر یقین کر لیتا ہے''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 14)

پھر قرب کے مدارج کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا کہ

''چونکہ مدارج قرب اور تعلق حضرت احدیت کے مختلف ہیں......''اللہ تعالیٰ سے ملنے کے جو قرب اور تعلق کے درجے ہیں وہ مختلف ہیں۔''......اس لئے ایک شخص باوجود خدا کا مقرب ہونے کے جب ایسے شخص سے مقابلہ کرتا ہے جو قرب اور محبت کے مقام میں اس سے بہت بڑھ کر ہے تو آخر نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص جو ادنیٰ درجہ کا قرب الٰہی رکھتا ہے نہ صرف ہلاک ہوتا ہے بلکہ بے ایمان ہو کر مرتا ہے جیسا کہ موسیٰ کے مقابل پر بلعم باعور کا حال ہوا۔......'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 349) اور آپ نے فرمایا کہ اس قرب کے مقام کا جو سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام دیا ہے۔آج اس زمانے میں اب جو آپ علیہ السلام سے علیحدہ ہو کر اس قرب کی تلاش کرے گا اس کا انجام پھر بلعم جیسا ہی ہوگا۔

پھر آپ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب قرآن کریم کی پیروی سے ملتا ہے اور ایسا قرب پانے والے کے لئے خدا تعالیٰ پھر نشانات دکھاتا ہے۔زبانی جمع خرچ نہیں ہوتا۔

فرمایا کہ''ہر ایک جو اُس شخص سے مقابلہ کرے جو قرآن شریف کا سچا پیرو ہے خدا اپنے ہیبت ناک نشانوں کے ساتھ اس پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اس بندہ کے ساتھ ہے جو اس کے کلام کی پیروی کرتا ہے جیسا کہ اُس نے لیکھرام پر ظاہر کیا اور اس کی موت ایسی حالت میں ہوئی کہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ خدا نے اُس کی موت سے اسلام کی سچائی پر مہر لگا دی۔غرض اس طرح پر خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے۔'' (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 309)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''یہ بات بھی خوب یاد رکھنی چاہئے کہ ہر بات میں منافع ہوتا ہے۔دُنیا میں دیکھ لو۔اعلیٰ درجہ کی نباتات سے لے کر کیڑوں اور چوہوں تک بھی کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کے لئے منفعت اور فائدے سے خالی ہو۔یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے، تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا۔اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے۔اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرّت

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ہی ہے۔......'' (یعنی ان چیزوں کے اندر سوائے نقصان کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔)''......نہیں بلکہ اپنی غلطی اور خطا کاری سے......'' (انسان نقصان اٹھاتا ہے۔اگر کسی چیز میں نقصان پہنچے۔) فرمایا:''......اسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں ورنہ خدا تعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔دُنیا میں تکلیف اٹھانے اور رنج پانے کا یہی ایک راز ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں اپنی سوءِ فہم اور قصورِ علم کی وجہ سے مبتلائے مصائب ہوتے ہیں۔......'' (صحیح طرح ہم کسی بات کو سمجھ نہیں سکتے یا ہمیں علم نہیں ہوتا اس وجہ سے مصیبتوں اور مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔) فرمایا:''......پس اس صفاتی آنکھ کے روزن سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کو رحیم اور کریم اور حد سے زیادہ قیاس سے باہر نافع ہستی پاتے ہیں اور ان منافع سے زیادہ بہرہ ور وہی ہوتا ہے جو اس کے زیادہ قریب اور نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ درجہ اُن لوگوں کو ہی ملتا ہے جو متّقی کہلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں جگہ پاتے ہیں۔جوں جوں متقی خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے ایک نور ہدایت اسے ملتا ہے جو اس کی معلومات اور عقل میں ایک خاص قسم کی روشنی پیدا کرتا ہے اور جوں جوں دور ہوتا جاتا ہے ایک تباہ کرنے والی تاریکی اس کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (البقرۃ:19) کا مصداق ہو کر ذلّت اور تباہی کا مَورِدْ بن جاتا ہے، مگر اس کے بالمقابل نور اور روشنی سے بہرہ ور انسان اعلیٰ درجہ کی راحت اور عزّت پاتا ہے؛ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ۔ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً (الفجر:28-29)...'' (یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔اسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ)''......یعنی اے وہ نفس جو اطمینان یافتہ ہے اور پھر یہ اطمینان خدا کے ساتھ پایا ہے۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 69۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے اس کی یہ وضاحت بھی فرمائی کہ بعض لوگ بظاہر حکومت سے کچھ حاصل کر کے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔بعض لوگوں کے اطمینان کا ذریعہ ان کی اولاد اور رشتے دار اور ارد گرد کے لوگ ہوتے ہیں مگر یہ سب کچھ جو ہے یہ سچا اطمینان مہیا نہیں کر سکتا بلکہ پیاس کے مریض کی طرح جوں جوں ان لوگوں سے یہ بظاہر اطمینان حاصل کر رہے ہوتے ہیں پیاس بڑھتی چلی جاتی ہے، تسلی نہیں ہوتی۔آخر انسان کو یہ بیماری ہلاک کر دیتی ہے۔مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس بندے نے خدا تعالیٰ کا قرب پا کر یہ اطمینان حاصل کیا ہے اس کے پاس بے انتہا دولت بھی ہو تو وہ اس کی خدا تعالیٰ کے مقابلے میں ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کرتا۔دنیا اس کا مقصود نہیں ہوتی۔وہ اصل راحت کی تلاش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ

''خدا تعالیٰ نے سمجھایا کہ تمام راحت انسان کی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت میں ہے اور جب اس سے علاقہ توڑ کر دنیا کی طرف جھکے تو یہ جہنمی زندگی ہے۔اور اس جہنمی زندگی پر آخر کار ہر یک شخص اطلاع پا لیتا ہے اور اگرچہ اس وقت اطلاع پاوے جبکہ یکدفعہ مال و متاع اور دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کر مرنے لگے۔''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 158)

بہر حال کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی وقت یہ اطلاع مل جاتی ہے کہ دنیا جہنمی ہے۔چاہے مرتے وقت ہی انسان کو اس کی اطلاع ہو۔پھر فرمایا کہ

''اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے۔جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں......'' (یعنی چھپی ہوئی چیز کو جنت کہتے ہیں)''......اور جنّت کو جنّت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔اصل جنت خدا ہے جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا۔اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ (التوبۃ: 72) ہی رکھا ہے۔انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردّد میں ہوتا ہے، مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ سے رنگین ہوتا جاتا ہے، اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے جس قدر قرب الٰہی ہوگا لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنے اسی پر دلالت کرتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 396۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

خدا کا قرب پانے کی کوشش کرنے والوں کے انجام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے اور اپنی زندگی اس کی راہوں میں وقف کرے اور نیکی کرنے میں سرگرم ہو سو وہ سرچشمہ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا اور ان لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔یعنی جو شخص اپنے تمام قویٰ کو خدا کی راہ میں لگا دے اور خالص خدا کے لئے اس کا قول اور فعل اور حرکت اور سکون اور تمام زندگی ہو جائے۔اور حقیقی نیکی بجا لانے میں سرگرم رہے، سو اس کو خدا اپنے پاس سے اجر دے گا اور خوف اور حزن سے نجات بخشے گا۔'' (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 344)

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

پھر دعا جو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ

’’دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے......‘‘ دعا کی جو صحیح جگہ ہے وہ نماز ہے۔ یہی حقیقت میں صحیح دعا ہو سکتی ہے۔) فرمایا کہ ’’......جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے۔......‘‘ (نماز میں راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے)’’کہ جس کے مقابل ایک عیّاش کا کامل درجہ کا سرور جو اُسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دُعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 45۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے نمازوں کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے اور وہ حق تبھی ادا ہو گا جب اس کی ادائیگی باقاعدہ کی جائے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس طرح کی جائے۔

پھر نمازوں اور دعاؤں کے معیار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید آپ فرماتے ہیں کہ

’’انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لیے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اُسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لیے دل کا رجوعِ تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔......‘‘ (دل کا مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا ضروری ہے۔) ’’......اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟ ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی رُوح ہے ہرگز نہ تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگیٔ قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰہَا وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰہَا (الشمس: 10۔11) کہ وہی بامراد ہو گا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اُسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دیگا یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزار ہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحۂ دُنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے لیکن ان روکوں کو دُور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آ ٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تا کہ قوّت اور طاقت دیوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 222۔223۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر قربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

’’بخوبی یاد رکھو کہ گناہ ایسی زہر ہے جس کے کھانے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور نہ صرف ہلاک ہی ہوتا ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے اور اس قابل نہیں ہوتا کہ یہ نعمت اس کو مل سکے۔ جس جس قدر گناہ میں مبتلا ہوتا ہے اسی اسی قدر خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ روشنی اور نور جو خدا تعالیٰ کے قرب میں اسے ملنی تھی اس سے پرے ہٹتا جاتا ہے اور تاریکی میں پڑ کر ہر طرف سے آفتوں اور بلاؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ سب سے زیادہ خطرناک دشمن شیطان اس پر اپنا قابو پا لیتا ہے اور اُسے ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اس خطرناک نتیجہ سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک سامان بھی رکھا ہوا ہے۔ اگر انسان اس سے فائدہ اٹھائے تو وہ اس ہلاکت کے گڑھے سے بچ جاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے قرب کو پا سکتا ہے۔ وہ سامان کیا ہے؟ رجوع الی اللہ یا سچی توبہ۔......‘‘ (یہ سچی توبہ وہ سامان ہے۔) فرمایا کہ ’’......خدا تعالیٰ کا نام توّاب ہے۔ وہ بھی رجوع کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے بعید ہوتا ہے۔......‘‘ (گناہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے دور ہو جاتا ہے۔) ’’......لیکن جب انسان رجوع کرتا ہے یعنی اپنے گناہوں سے نادم ہو کر پھر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے تو اس کریم رحیم خدا کا رحم اور کرم بھی جوش میں آتا ہے اور وہ اپنے بندہ کی طرف توجّہ کرتا ہے اور رجوع کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام......‘‘ (اللہ تعالیٰ کا نام بھی) ’’......توّاب ہے۔......‘‘ (وہ بھی بندے کی طرف توبہ قبول کرتے ہوئے آتا ہے اس لئے اس کا نام توّاب ہے۔) ’’......پس انسان کو چاہئے کہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کرے تا کہ وہ اس کی طرف رجوع برحمت کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 141۔142۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’اسلام وہی طریق نجات بتاتا ہے جو درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ازل سے مقرر ہے اور وہ یہ ہے کہ سچے اعتقاد اور پاک عملوں اور اس کی رضا میں محو ہونے سے اس کے قرب کے مکان کو تلاش کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو کیونکہ تمام عذاب خدا تعالیٰ کی دوری اور غضب میں ہے پس جس وقت انسان سچی توبہ اور سچے طریق کے اختیار کرنے سے اور سچی تابعداری حاصل کرنے سے اور سچی توحید کے قبول کرنے سے خدا تعالیٰ سے نزدیک ہو جاتا ہے اور اسی کو راضی کر لیتا ہے تو تب وہ عذاب اس سے دور کیا جاتا ہے۔‘‘ (ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 275)

پھر قربِ الٰہی کے حصول کے لئے عمومی طور پر اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’عمل صالح بڑی ہی نعمت ہے۔ خداوند کریم عمل صالح سے راضی ہو جاتا ہے اور قربِ حضرت احدیّت حاصل ہوتا ہے......‘‘ (اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔) ’’......مگر جس طرح شراب کے آخری گھونٹ میں نشہ ہوتا ہے اسی طرح عمل صالح کے برکات اُس کی آخری خیر میں مخفی ہوتے ہیں۔ جو شخص آخر تک پہنچتا ہے اور عمل صالح کو اپنے کمال تک پہنچاتا ہے وہ ان برکات سے متمتع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص درمیان سے ہر عمل صالح کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کو اپنے کمالِ مطلوب تک نہیں پہنچاتا، وہ ان برکات سے محروم رہ جاتا ہے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 600۔ مکتوب بنام میر عباس علی صاحب مکتوب نمبر 45)

فرمایا:

’’میں تو یہ جانتا ہوں کہ مومن پاک کیا جاتا ہے اور اس میں فرشتوں کا رنگ ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھتا جاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کلام سنتا اور اس سے تسلّی پاتا ہے۔ اب تم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دل میں سوچ لے کہ کیا یہ مقام اسے حاصل ہے؟ مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے ہو حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے میرا یہ کام ہے کہ ان حملوں کو روکا جاوے جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہیں ویسے ہی مسلمانوں میں اسلام کی حقیقت اور روح پیدا کی جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 565۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے فرمایا: ’’انسان کی عزت اسی میں ہے اور یہی سب سے بڑی دولت اور نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو۔ جب وہ خدا کا مقرّب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں برکات اس پر نازل کرتا ہے۔ زمین سے بھی اور آسمان سے بھی اس پر برکات اترتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیخ کنی کے لئے قریش نے کس قدر زور لگایا۔ وہ ایک قوم تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنِ تنہا۔ مگر دیکھو! کون کامیاب ہوا۔ اور کون نامراد رہے۔ نصرت اور تائید خدا تعالیٰ کے مقرب کا بہت بڑا نشان ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 106۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ہمیں قرب حاصل کرنے کے معیار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ

’’خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر خدا تعالیٰ اپنے مقربوں کے لئے کس طرح غیرت کا اظہار فرماتا ہے اور مخالفوں کو کس طرح ختم کرتا ہے، اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ پھر کس طرح غیرت دکھاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

”پس جس وقت توہین اور ایذا کا امر کمال کو پہنچ گیا اور جو ابتلا خدا کے ارادہ میں تھا وہ ہو چکا۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ کی غیرت اس کے دوستوں کیلئے جوش مارتی ہے۔ اور خدا ان کی طرف دیکھتا ہے اور ان کو مظلوم پاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ ظلم کئے گئے اور گالیاں دیئے گئے اور ناحق کافر ٹھہرائے گئے اور ظالموں کے ہاتھوں سے دکھ دیئے گئے۔ پس وہ کھڑا ہوتا ہے تا کہ ان کے لئے اپنی سنت پوری کرے اور اپنی رحمت کو دکھلائے اور اپنے نیک بندوں کی مدد کرے۔ پس ان کے دلوں میں ڈالتا ہے تا کہ پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور صبح شام اس کی جناب میں تضرّع کریں اور اسی طرح اس کی سنت اس کے مقربین کی نسبت جاری ہے۔ پس آخرکار دولت اور مدد ان کے لئے ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ان کے دشمنوں کو شیروں اور پلنگوں کی غذا کر دیتا ہے......“ (شیروں اور چیتوں کی غذا کر دیتا ہے) ”......اور اسی طرح مخلصوں میں سنت اللہ جاری ہے وہ ضائع نہیں کئے جاتے اور برکت دیئے جاتے ہیں اور حقیر نہیں کئے جاتے اور بزرگ کئے جاتے ہیں۔“

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 198)

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہ سلوک ہم نے دیکھا اور دشمنوں کو اس نے ذلیل وخوار کیا۔ ایک بار نہیں دو بار نہیں، بار بار کئی مرتبہ اور مختلف علاقوں میں، مختلف ملکوں میں دشمنان احمدیت کی ذلت اور رسوائی اور تباہی ہم نے دیکھی۔ پس آج بھی یہ نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ میں پھر افراد جماعت کو اور خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مخالفین احمدیت کے خلاف خدا تعالیٰ کی لاٹھی چلے گی اور ضرور چلے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ چھوٹے پیمانے پر اس کے نظارے ہم دیکھتے بھی ہیں، دیکھتے رہتے ہیں لیکن اگر وسیع پیمانے پر جلد یہ نظارے دیکھنے ہیں تو پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے ہر احمدی کو خدا تعالیٰ سے قرب اور تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پس دنیا کو پیچھے دھکیلیں۔ خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھتے چلے جائیں اور اس کے بڑھتے چلے جانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا یہ نظارے ہم جلد تر دیکھ سکیں۔ عمومی طور پر دنیا کے احمدیوں کو بھی خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا میں شیطان کی حکومت کا جلد خاتمہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقربین کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کے کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ان لوگوں میں شامل ہونے کی بھی توفیق عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوتے ہیں۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

Prop. Md. Mustafa   Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
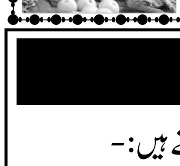
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 27 اپریل 2014 کو ذیلی تنظیمات کا مشترکہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحق بلڈنگ میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مسرت احمد صاحب صدر جماعت ممبئی نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم جعفر علی خان صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد عزیز عطاء الکریم نے آنحضورؐ کی مدح میں ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ جلسہ میں 4 تقاریر محمد بلال صاحب، شیخ رضوان صاحب، سید کاشف احمد صاحب اور خاکسار کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ہوئیں۔ تربیتی سیشن میں مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب نے اپنے مضمون عرفان الٰہی کی تیسری اور آخری قسط پیش کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (پرویز احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی)

جلسہ موصیان

مورخہ 20 اپریل کو جماعت احمدیہ دہلی ضلع کے ماتحت نوئیڈا، گڈگاؤں اور دہلی کے موصیان کیلئے ایک اجلاس منعقد کیا گیا جس میں 32 موصیان اور دیگر افراد جماعت نے شرکت کی۔ محترم ارادت احمد صاحب سیکرٹری وصایا کی زیر صدارت کاروائی کا آغاز ہوا۔ محترم داؤد احمد صاحب سیکرٹری مال دہلی نے موصیان کی ذمہ داری اور چندوں کی ادائیگی کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس اجلاس سے موصیان اور افراد جماعت کو کافی مفید علم حاصل ہوا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ تمام موصیان کو اپنی ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق دے۔ آمین۔ (ٹی شفیق احمد۔ امیر ضلع دہلی)

سالانہ ضلعی اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 6 اور 7 مئی 2014ء بروز منگل، بدھ بمقام احمدیہ مسجد یادگیر میں سالانہ ضلعی اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ضلع یادگیر، رائچور، گلبرگہ، کرناٹک، بیجاپور منعقد کیا گیا۔ اس سالانہ اجتماع میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ محترم نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ساؤتھ انڈیا نے بھی شرکت فرمائی۔ نماز تہجد نماز فجر ودرس القرآن کے ساتھ اجتماع کے پروگرام شروع ہوئے۔

افتتاحی تقریب: محترم محمد اسد اللہ سلطان غوری صاحب ضلعی امیر یادگیر کی زیر صدارت افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محترم عمر فاروق صاحب ہوڈری نے کی۔ عہد خدام واطفال محترم مولانا رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دہرایا۔ مکرم زبیر احمد صاحب دنڈوتی نے کلام حضرت اقدس مسیح موعودؑ پیش کیا۔ مکرم زبور احمد صاحب دنڈوتی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ بعدہ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ **علمی وورزشی مقابلہ جات:** اس کے بعد خدام واطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

تربیتی اجلاس: اجتماع کے پہلے روز بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس مکرم محمد زکریا صاحب انوا امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فاروق احمد صاحب احمدی نے کی سید ہادی احمد صاحب وسیم نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ محترم وسیم احمد صابر صاحب مبلغ سلسلہ اور محترم حمید الدین خان صاحب نے خلافت کی اہمیت وبرکات اور مالی قربانی کے موضوع پر خطاب کیا۔

اختتامی اجلاس: مورخہ 7 مئی کو محترم مولانا رفیق احمد بیگ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت مکرم تبریز احمد صاحب گلبرگی نے کی۔ نظم مکرم فیروز احمد پٹھان صاحب نے پڑھی۔ اس موقعہ پر دو تربیتی خطاب مکرم مصور احمد دنڈوتی صاحب اور مکرم طاہر احمد سوداگر صاحب کے ہوئے۔ محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام اور مرتبے کو واضح کرتے ہوئے تربیت اولاد کی طرف والدین کو خصوصی توجہ دلائی۔ بعدازاں اجتماع میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ دُعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

’اتحاد بین المذاہب‘ موضوع پر سیمینار

مورخہ 5 مارچ 2014 کو ایسٹ گوداوری کے راجامنڈری یونیورسٹی کی طرف سے اتحاد بین المذاہب کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں ایک احمدی مبلغ مکرم جاوید احمد صاحب کو شرکت اور خطاب کا موقعہ ملا۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں اسلام واحمدیت کی حقیقی تعلیم کے موضوع پر خطاب کیا جس کا سامعین پر نہایت مثبت اثر ہوا۔ اس موقعہ پر موصوف کو مختلف مذاہب کے نمائندگان کو جماعتی لٹریچر پیش کرنے کی بھی توفیق ملی۔ (ادارہ)

اعلان نکاح

خاکسار راشد احمد ولد مکرم عبد الخالق صاحب مرحوم کا نکاح مکرمہ انجم صاحبہ بنت مکرم رفیع احمد صاحب ساکن مسوری غازی آباد کے ساتھ مبلغ 54000 روپے حق مہر پر مورخہ 14.5.14 بروز بدھ بعد نماز عصر مسجد بیت الہادی دہلی میں مکرم شیخ فاتح الدین صاحب مربی سلسلہ دہلی نے پڑھایا۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (راشد احمد ولد عبد الخالق مرحوم۔ مسوری۔ غازی آباد)

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

لپکتے۔ کبھی اس پر کتے حملہ کرتے۔ کبھی ننگی تلواروں والے آ آ کر اُس کو ڈراتے اور وہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتا۔ سیرت المہدی میں ہے کہ آتھم کے نوکر آتھم سے کہتے کہ تم ان حملہ آوروں کو پکڑوا کیوں نہیں دیتے۔ اس پر وہ کہتا کہ وہ حملہ آور صرف مجھے ہی نظر آتے ہیں۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 169)

اس پورے عرصہ میں آتھم نے پولیس کا پہرہ اپنے ساتھ رکھا اور اسلام کے خلاف ہر قسم کی تحریر و تقریر سے باز آ گیا۔ حتی کہ یہ اقرار کرلیا کہ ’’میں عام عیسائیوں کے عقیدہ ابنیت والوہیت مسیح کے ساتھ متفق نہیں اور نہ میں ان عیسائیوں سے متفق ہوں جنہوں نے آپ (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) کے ساتھ کچھ بیہودگی کی ہے۔‘‘

(نور افشاں 21 ستمبر 1894ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 515)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرت المہدی میں فرماتے ہیں:

’’بیان کیا مجھ سے میاں فخر الدین صاحب ملتانی نے کہ جب میں 1910ء میں نور پور ضلع کانگڑہ میں تھا تو ضلع کانگڑہ کے کورٹ انسپکٹر آف پولیس نے بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ میری بھی دعوت کی۔ کورٹ انسپکٹر صاحب غیر احمدی تھے مگر شریف اور متین آدمی تھے اور نماز کے پابند تھے۔ انہوں نے دوران گفتگو میں بیان کیا کہ جب آتھم کی پندرہ ماہی میعاد کا آخری دن تھا تو اس وقت ان کی کوٹھی کے پہرہ کا انتظام میرے سپرد تھا۔ کوٹھی کے اندر آتھم کے دوست پادری وغیرہ تھے اور باہر پولیس کا چاروں طرف پہرہ تھا۔ اس وقت آتھم کی حالت سخت گھبراہٹ کی تھی اور بالکل مخبوط الحواسی کی سی صورت ہو رہی تھی۔ باہر دور سے اتفاقاً کسی بندوق کے چلنے کی آواز آئی تو آتھم صاحب کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ آخر جب ان کا کرب اور گھبراہٹ انتہا کو پہنچ گئے تو ان کے دوستوں نے ان کو بہت سی شراب پلا کر بے ہوش کردیا۔ آخری رات آتھم نے اسی حالت میں گذاری۔ صبح ہوئی تو ان کے دوستوں نے ان کے گلے میں ہار پہنا کر اور ان کو گاڑی میں بٹھا کر خوشی کا جلوس پھرایا اور اس دن لوگوں میں شور تھا کہ مرزے کی پیشگوئی جھوٹی گئی۔ مگر کورٹ انسپکٹر صاحب بیان کرتے تھے کہ ہم سمجھتے تھے کہ جو حالت ہم نے آتھم صاحب کی دیکھی ہے اس سے تو وہ مرجاتے تو اچھا تھا۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 168-169)

جب آتھم رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اُٹھا کر پندرہ ماہ کے اندر اندر مرنے سے بچ گیا تو عیسائیوں نے اپنی جھوٹی فتح کا نقارہ بجایا۔ جلوس نکالے اور خوب شور وشر اور ہنگامہ آرائی کی اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں نہایت گستاخانہ رویہ اختیار کیا اور بعض مکذب مکفر علماء بھی ان کے ہمنوا ہوگئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اسلام کی اس شاندار فتح کی ظالمانہ طور پر تکذیب ہوتے دیکھی تو آپ نے 9 ستمبر 1894ء کو عبداللہ آتھم کو چیلنج دیا کہ اگر اس عرصہ میں اس پر اسلام کی ہیبت طاری نہیں ہوئی اور وہ تثلیث کے عقیدہ سے ذرہ بھر بھی متزلزل نہیں ہوا اور حق کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ ایک مجمع میں مؤکد بعذاب قسم اُٹھاوے۔ اسے ایک ہزار روپیہ بطور انعام دیا جائے گا۔ (انوار الاسلام صفحہ ۶)

لیکن مسٹر عبداللہ آتھم قسم کھانے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس پر حضور نے 20 ستمبر 1894 کو دس ہزار کی تعداد میں دوسرا اشتہار شائع کیا جس میں انعام کی رقم دوگنی کردی اور لکھا کہ ’’یہ تو دو خداؤں کی لڑائی ہے اب وہی غالب ہوگا جو سچا خدا ہے۔‘‘

(اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ 20 ستمبر 1894)

عبداللہ آتھم انعامی رقم ڈبل کئے جانے پر بھی قسم کھانے پر آمادہ نہ ہوا تو حضرت مسیح موعودؑ نے 5/اکتوبر 1894ء کو تین ہزار روپے کا تیسرا انعامی اشتہار دیا لیکن عبداللہ آتھم صاحب قسم کھانے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس کے بعد حضور نے 27/اکتوبر 1894ء کو ایک اشتہار میں انعامی رقم چار ہزار روپے تک بڑھا دینے کا اعلان کیا۔

عیسائیوں نے قسم کے مطالبہ کے جواب میں نہایت شکست خوردہ ذہنیت کے ساتھ یہ عذر پیش کیا کہ ہمارے مذہب میں قسم کھانا ممنوع ہے۔ 27 اکتوبر 1894ء کے اشتہار میں حضورؑ نے پرزور دلائل سے ثابت کیا کہ تمہارے پطرس اور پولوس نے قسم کھائی۔ نبیوں نے قسم کھائی فرشتوں نے قسم کھائی بلکہ خود مسیح نے قسم کھائی۔ پھر انگریزی حکومت کے سبھی بڑے افسر، وزراء پارلیمنٹ کے ممبر بلکہ گورنر جنرل تک اپنا عہدہ سنبھالتے وقت قسم اُٹھاتے ہیں۔

اس اشتہار میں حضرت مسیح موعودؑ نے آتھم پر ان الفاظ میں اتمام حجت کیا:

’’اب اگر آتھم صاحب قسم کھالیں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی شرط بھی نہیں اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفا کر کے دنیا کو دھوکہ دینا چاہا۔‘‘

اس کے بعد پادریوں نے بھی عبداللہ آتھم کو قسم کھانے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ آمادہ نہ ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے بعد بھی یکے بعد دیگرے تین اور اشتہارات دیئے۔ آخری اشتہار 30 دسمبر 1895ء کو دیا جس میں آپ نے لکھا۔

’’اگر پادری صاحبان ملامت کرتے کرتے ان کو ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ میرے مقابل پر قسم کھانے کیلئے ہرگز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ دل میں جانتے ہیں کہ پیشگوئی پوری ہوگئی‘‘۔

(اشتہار 30 دسمبر 1895)

حضرت مسیح موعودؑ نے آتھم کو قسم کھانے کے علاوہ نالش کرنے کی بھی ترغیب دی تھی لیکن آتھم نے نہ قسم کھائی اور نہ نالش کی اور اس طریق سے بتا دیا کہ ضرور اس نے رجوع بحق کیا تھا۔ اور چونکہ اس نے علانیہ طور پر زبان سے اس رجوع کا اظہار نہیں کیا اور لوگوں کو دھوکہ دینا چاہا اس لئے خدا نے ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑا۔ اور اخفائے حق کی پاداش میں آخری اشتہار سے جو 30 دسمبر 1895 کو شائع ہوا تھا سات ماہ کے اندر خدائی گرفت میں آگیا اور 26 جولائی 1896ء کو حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہلاک ہوکر عیسائیوں کی شکست فاش کو ظاہر کر گیا۔

پادری عبداللہ آتھم کی موت سے فریق مخالف میں صف ماتم بچھ گئی۔ ایک عیسائی بھولے خان پر اس کی موت کی خبر اس قدر شاق گزری کہ اس نے کہا کہ یقیناً اب میرا جینا مشکل ہے۔ چنانچہ اس صدمہ سے وہ دنیا سے چل بسا۔ (انجام آتھم صفحہ 3 حاشیہ)

حضورؑ فرماتے ہیں:

’’عیسائیوں نے اپنی قدیم عادت جھوٹ کی وجہ سے اس کی موت کو اس کی کرامت بنا لیا۔ بہتر ہو کہ اس قسم کی کرامت دوسرے شریر پادریوں سے بھی ظاہر ہو تا خس کم جہاں پاک کی مثال صادق آوے۔ (ایضاً)

اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے دو عظیم الشان پیشگوئیاں نہایت صفائی سے پوری ہوئیں۔

اول وہ پیشگوئی جو آنحضورؐ نے کی تھی کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا۔ اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کیلئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آل محمد کے ساتھ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ پیشگوئی آنحضرت ﷺ کی آتھم کے قصہ کے متعلق ہے کیونکہ زمین کے شیطانوں نے آتھم کے مقدمہ میں عیسائیوں کا ساتھ دیا اور یہ کہا کہ عیسائی فتح پاگئے.... اور آسمان کی آواز جو خدا تعالیٰ کا پاک الہام تھا جو اس عاجز پر نازل ہوا اس الہام نے بار بار گواہی دی کہ اسلام کی فتح ہے۔ آخر زمین کے شیطانوں نے شکست کھائی اور آسمان کی آواز کی سچائی ثابت ہوئی۔ یہ کیسی نابینائی تھی کہ پلید دل لوگوں نے شرطی پیشگوئی کو ایسا سمجھ لیا کہ گویا اس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں۔ یہ کیسی خباثت تھی کہ آتھم کی موت کو جو عین الہام کے موافق بیبا کی کے بعد بلا توقف ظہور میں آگئی کسی نے اس کو نشان الٰہی قرار نہ دیا۔ وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے مؤیّد تھے۔ پیشگوئی کی حقیقت کھلنے کے بعد ایسے تجاہل سے چپ ہوئے کہ گویا مرگئے اب آنکھیں کھولو اور اُٹھو اور جاگو اور تلاش کرو کہ آتھم کہاں ہے۔ کیا خدا کے حکم نے اس کو قبر میں نہ پہنچا دیا۔ ہر ایک منصف اس پیشگوئی کو تسلیم کرے گا۔ مگر شاید بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں مگر دل اقرار کر گئے ہیں۔ (انجام آتھم صفحہ 288-290)

دوسرے وہ پیشگوئی تھی جو پادری عبداللہ سے متعلق موجودہ پیشگوئی سے تقریباً 15 سال قبل براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 241 میں حضرت مسیح موعودؑ نے درج کی تھی۔ اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو خبر دی تھی کہ عیسائیوں کا ایک فتنہ ہوگا اور وہ تجھ کو ایک واقعہ میں کاذب ٹھہرائیں گے اور یہودی صفت مولوی بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اس پیشگوئی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے دو نشان ظاہر ہوئے۔ پہلا نشان پیشگوئی کے مطابق عیسائیوں کا فتنہ تھا جو انہوں نے آتھم کے رجوع الی الحق کے باعث 15 ماہ میں موت سے بچ جانے پر برپا کیا۔ دوسرے یہ کہ اس فتنہ کے بعد دوسری پیشگوئی کے مطابق آتھم مر گیا اور سچائی کا اظہار ہوا۔

مخالفین اس پیشگوئی کے متعلق شور مچاتے ہیں کہ پوری نہیں ہوئی جبکہ ان کا یہ شور مچانا بھی پیشگوئی کے عین مطابق تھا جو 15 سال قبل براہین احمدیہ میں درج ہوچکی تھی۔ اب کیا کوئی حیلہ باز اس قدر لمبی حیلہ سازی کرسکتا ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے فتنہ برپا کروانے کیلئے مدتوں پہلے ایک سازش کے تحت پیشگوئی کرے۔ اسے کیا پڑی ہے کہ وہ خود کو ایسی مصیبت میں ڈالے۔ حیلہ باز تو خود کو کسی فتنہ میں ڈالنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا وہ تو ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ اس کی زندگی بغیر کسی فتنہ اور دشواری کے آرام سے گذرتی رہے اور وہ اپنے ناپاک منصوبوں میں کامیاب ہوتا رہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے انبیاء ان حیلوں اور منصوبوں سے پاک ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں جو آئندہ کی خبریں عطا کرتا ہے وہ من وعن بنا کسی خوف کے دنیا پر ظاہر کردیتے ہیں۔ پھر خواہ وہ خبریں اُن کے اپنے مشکلات میں پڑنے کے متعلق ہی کیوں نہ ہوں۔ اُنہیں خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہوتا ہے کہ جس نے ان مشکلات کے آنے کی خبر دی وہی ان مشکلات سے نکلنے کے بھی سامان پیدا کرے گا۔ پس یہ پیشگوئی سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی ایک ناقابل تردید دلیل ہے۔ (جاری)

(تنویر احمد ناصر۔ قادیان)

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
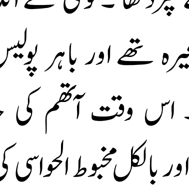
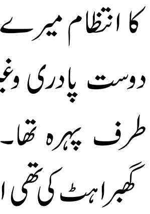
Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

گلاب چہرے

(منور احمد خالد، کوبلنز۔ جرمنی) (قسط: ۲ آخری)

تسلسل کیلئے دیکھیں بدر شمارہ 15/22 مئی 2014ء

داڑھی سے بڑھ گئی مونچھ

دنیا کے جانوروں میں نر کی کوئی نہ کوئی پہچان ہوتی ہے جس طرح مرغ کی کلغی، مور کی دم بیل کا کوہان، شیر کی گردن کے بال وغیرہ اسی طرح ایک لمبے عرصہ تک داڑھی مرد کی پہچان ہوا کرتی تھی اور جب ارد گرد ہر مرد داڑھی والا ہو تو یہ واقعی خوبصورتی کی علامت بھی تھی۔ حدیث میں ہے کہ ’’مونچھیں کتراؤ اور داڑھی بڑھاؤ‘‘ یہ حدیث نہایت پر حکمت ہے آج سائنس نے ثابت کیا ہے کہ مونچھوں کے وہ بال جو اوپری لب سے آگے بڑھ جائیں ان میں اتنا زہر ہوتا ہے کہ اس سے ایک چوہا مر سکتا ہے اس لئے مونچھوں کو کتروانے کا حکم دیا مگر علمائے ظاہر کے ایک طبقہ نے یہ سمجھا کہ مونچھ کو تو رگڑ کر مونڈ و اور داڑھی بے لگام چھوڑ دو۔ حالانکہ اصل حسن مونچھ کتروانے اور داڑھی سنوارنے میں ہے۔

جس زمانے میں لمبی داڑھیوں کا رواج تھا اس زمانہ میں اگر کسی کی مونچھیں بڑی ہو جاتی تھیں تو تحقیر سے کہا جاتا تھا ’’داڑھی سے مونچھ بڑی‘‘۔ بیاج خوربنیوں کا سود جب اصل زر سے بڑھ جاتا تھا تو بھی یہی کہا جاتا تھا کہ ’’داڑھی سے بڑھ گئی مونچھ‘‘

ہمارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ چار ملکوں کے ویزے ان کی ویزا فیس ڈاک کے اخراجات اور ایک بار برلن جانے کا کرایہ بھی اپنی جگہ دُکھ رہا تھا۔ اور ہم حیران تھے کہ جرمن فٹ بال کے فین کیسے ہر ماہ یہ نعرے مارتے پھرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ Wiv Fahven Nach Berlin کہ ہم برلن جارہے ہیں جبکہ ہمیں تو ایک بار جانا ہی نہیں بھولتا۔ برلن دیکھ کر جرمن قوم کی برلن سے 50 سالہ دوری نے اس تباہ حال شہر کو دلہن کی طرح سجانے میں اپنی تمام توانائیاں اور جمع پونجی لگا کر لوگوں کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ جس نے برلن نہیں دیکھا اس نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ میں برلن کی تفاصیل میں نہیں جاؤں گا پھر کبھی سہی۔

ہم پہلے بخار کا ٹیکہ لگوا کر اکڑ رہے تھے کہ معلوم ہوا ’’ ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں‘‘ پتہ چلا ہیپا ٹائٹس اے اور ٹائفائڈ کے ٹیکے لگوانے بھی ضروری ہیں۔ جب ڈاکٹر ٹائفائڈ کا ٹیکہ لگا رہا تھا تو اس نے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ لگوانے کا بھی مشورہ دیا تو ہم نے دوسرا بازو بھی آگے کر دیا کہ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار (ڈاکٹر) میں آئے۔

قلم کی مار تو سنی تھی جس کے ہمارے پاکستانی کلرک بڑے ماہر ہوتے ہیں مگر یہ جرمنی والے ہر کام میں یورو کی مار دیتے ہیں اور مشینوں کی کمائی مشینیں ہی کھا جاتی ہیں۔

اب ہم پوری طرح تیار تھے کہ ایک اور ہدایت ملی کہ مچھر بھگانے والی کریم یا سپرے ساتھ لینا بھی ضروری ہے۔ ہم نے کریم تو خرید لی مگر مچھر سے یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ اے مچھر تو کیا چیز ہے کہ تیرا ذکر قرآن میں بھی ہے۔ ایک چھوٹا سا پتنگہ مگر دنیا کا سب سے خوفناک ٹیکہ تمہارے پاس ہے۔ کوئی شیطان سے پناہ مانگے نہ مانگے تجھ سے ضرور مانگتا ہے کہ دنیا میں اموات کی آج سب سے بڑی وجہ تو ہے۔

بات ہو رہی تھی داڑھی سے مونچھوں کے بڑھ جانے کی اور اب جب ہم نے حساب کتاب کیا تو واقعی زائد اخراجات ٹکٹ سے بڑھ چکے تھے۔ اس پر ہمیں ابنِ بطوطہ بہت یاد آئے آخر وہ بھی تو سیاح تھے آدھی دنیا گھوم ڈالی ویسے وہ زمانہ اور تھا وہ دنیا اور تھی اب ہم اس بڑھاپے میں اس کی نقل مارنے سے تو رہے کہ وہ جہاں جاتا شادی کر لیتا۔ سسرالی ٹٹو پر سارا علاقہ گھوم پھر کر بیوی اور ٹٹو دونوں چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا۔ اس زمانے میں جس طرح داڑھیوں کو اچھا سمجھا جاتا تھا اُسی طرح زیادہ شادیاں کرنا بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب داڑھی تو داڑھی مونچھیں بھی غائب ہو گئی ہیں۔ دروغ بر گردن راوی ابھی گزشتہ صدی کی بات ہے جب مشہور ہوا کہ فرانسیسی دوشیزائیں داڑھی کو پسند کرتی ہیں اس پر نوجوانوں میں مخصوص قسم کی داڑھی فرنچ کٹ کا رواج عام ہوا۔

بات ابن بطوطہ سے چلی تھی ہم نے بھی آدھی سے زیادہ دنیا دیکھ لی مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ ہم اس خطے میں نہیں جاتے۔ جہاں جہاں وہ گیا تھا کہ اس کی چھوڑی ہوئی داستانوں میں رخنہ نہ پڑے ویسے بھی زمانہ بہت آگے نکل چکا ہے اور دجال کا گدھا پیدا ہو چکا ہے اور گابھن اونٹنی بے کار ہو چکی ہے۔ زمانہ جو مسیح موعودؑ کا آگیا ہے۔

کوئی سوال کر سکتا ہے کہ اتنی خطرناک بیماریوں کے حفاظتی ٹیکے تو لگوا لئے مگر افریقہ کی سب سے مہلک اور خطرناک بیماری کا کہیں ذکر نہیں آیا تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ تو وہ بیماریاں تھیں جن کا آب و ہوا موسمی تغیرات اور ماحولیات سے تعلق ہے جن کا علاج یا حفاظتی انتظام کیا جا سکتا ہے لیکن جو جان بوجھ کر نظام قدرت کو توڑے اس کے لئے تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ ’’خود کردہ را علاج نیست‘‘

روانگی:

لیجئے وہ دن آ ہی گیا جس دن ہمیں اڑ جانا تھا یعنی 15 اپریل جس جس کو ہمارے جانے کا پتہ چلتا رہا وہ اپنے کسی عزیز مربی سلسلہ کے لئے کوئی تحفہ یا رقم بھجوانا چاہتا تھا۔ ہم نے نقد نارائن لے جانا تو مان لیا لیکن سامان لے جانے پر سب سے معذرت کرنی پڑی۔ لیکن ہمیں افریقہ اور خاص طور پر نائیجیریا جا کر ڈھیر ساری رقم اُٹھائے پھرنے اس کی رکھوالی اور چھین لئے جانے کے خوف نے ہر وقت بے چین رکھا۔

بہر حال ہم صبح 4 بجے اُٹھے 6 بجے کی ٹرین پکڑ کر 8 بجے فرنکفرٹ ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ کاؤنٹر کھلا ہوا تھا جلدی سے تمام سامان ان کے حوالہ کیا زائد سامان کا جرمانہ ادا کیا کاؤنٹر سے پلٹے ہی تھے کہ ایک عزیز ایک تھیلے کے ساتھ منتظر ملے کہ ابرار نے انہیں بتایا تھا کہ اس نے امتیاز کے لئے جو اٹیچی دیا ہے اس میں تھوڑی جگہ باقی ہے۔ آپ اُسے پر کر سکتے ہیں انکار نہ ہو سکا کہ بچپن سے ساتھ تھا اور ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی سامان کا وہ تھیلا جس میں جوتوں کا ایک جوڑا بھی شامل تھا ہاتھ میں اُٹھائے پھرنا پڑا۔ نقد رقم میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ ابھی اسی سوچ میں تھا کہ اعلان ہوا گدھا تیار ہے جس نے سوار ہونا ہو آجائے۔ ہم بھی لپکے اور جب اندر باہر سے غور سے اس گدھے کو دیکھا تو وہ کچھ مانوس سا نظر آیا مزید غور کرنے پر اس میں وہ تمام نشانیاں موجود پائیں جو ھادیٔ برحق نے آج سے چودہ سو سال قبل دجال کے گدھے کی بیان فرمائی تھیں۔ وہی 70 گز لمبائی، لمبے لمبے کان آگ کی قوت سے چلنے والے اس گدھے کے اوپر نہیں بلکہ پیٹ میں بیٹھنا تھا جس میں گول گول روشنیاں چمک رہی تھیں اور یہ تو ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ جب یہ یورپ سے قدم اُٹھائے گا تو دوسرا قدم افریقہ میں ہوگا۔ جن کو اب بھی سمجھ نہ آئی ہو وہ سورۃ جمعہ میں بیان کئے گئے وہ گدھے ہیں جن پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہے مگر اپنے آپ کو عالم کہتے ہیں۔ کوئی کام کرنے سے پہلے کہا جاتا ہے کہ فلاں نے یہ کام کرنے کیلئے کمر کس لی۔ مگر جب ہم اطمینان سے بیٹھ گئے تو اعلان ہوا اپنی کمریں کس لیں۔ آخر رہا نہ گدھے کا گدھا۔ خیر جب اوکھلی میں دیا سر تو پھر موصلیوں کا کیا ڈر ہم نے بھی کمر کس کر باندھ لی۔

1960ء کی بات ہے میری پہلی شادی جی ہاں پہلی شادی چیچہ وطنی کے قریب ایک گاؤں 30/IIL میں ہوئی تھی اس وقت تک ابھی دریائے راوی پر پل نہیں بنا تھا۔ اور کشتی کے ذریعہ دریا عبور کرنا پڑتا تھا۔ ہم کرایہ دے کر کشتی میں بیٹھ گئے۔ کشتی جب منجھدار میں پہنچی تو ایک ملاح ہاتھ میں پکڑی صندوقچی کھنکھناتے ہوئے مسافروں سے نور شاہ کی چراغی کے نام پر رقم صدوقچی میں ڈالنے کی ترغیب دے رہا تھا۔ بیچارے ضعیف الاعتقاد لوگ سکے ڈالتے رہے جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے کہا اپنے لئے مانگو تو شاید میں کچھ دے دوں مگر میں کسی نور شاہ کو نہیں جانتا۔ اس نے ڈرایا اور مسافر بھی اس کا ساتھ دینے لگے کہ بھئی نور شاہ ناراض ہو گیا تو کشتی ڈبو دے گا اس لئے کچھ ڈال دو۔ ہم نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کا مضمون ’’میری والدہ‘‘ ابھی تازہ تازہ پڑھا تھا اس لئے اکڑ گئے۔ بوٹوں کے تسمے کھول لئے اور شلوار اڑس لی اور کہا کہہ دو اپنے نور شاہ کو میں اس کی چراغی نہیں دیتا۔ وہ کشتی ڈبو دے۔ باقی سفر تمام مسافروں نے سہم کر گذارا اور ملاح مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا رہا۔ اب وہ چند سکوں کی خاطر کشتی ڈبونے سے تو رہا۔

Lufthansa کے دیوہیکل گدھے نے دوڑ لگائی اور فضا میں بلند ہو گیا رفتہ رفتہ اس کی رفتار 960 کلومیٹر اور بلندی ایک ہزار میٹر تک پہنچ گئی۔ جہاز فرنکفرٹ سے جنیوا، اٹلی کے شہر میلان کو پیچھے چھوڑتے ہوئے بحیرہ روم کو پار کر کے افریقہ میں داخل ہو گیا۔ افریقہ کا ساحل پہلے سبزی مائل پتھریلا ہوا پھر ریت کا وہ صحرائے اعظم شروع ہو گیا جس کو نقشہ میں دیکھ کر بھی خوف آتا تھا۔ آدھے افریقہ پر پھیلا ہوا یہ صحرائے اعظم جس میں کہیں کہیں ستاروں کی مانند نخلستان اور آبادی اپنے ناموں کے ساتھ دکھائی جا رہی تھی۔

اب ہم نائیجیریا کے شہروں کانو اور ابوجا کے اوپر سے اڑتے ہوئے لیگوس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ 6 گھنٹے کی اس اڑان میں سے 4 گھنٹے سے زائد صحرائے اعظم پر رہے۔ اور یہ تو شمالاً جنوباً تھا جبکہ شرقاً غرباً یہ صحرا دوگنا نہیں تو ڈیوڑھا ضرور ہے۔ رستہ میں بچپن میں پڑھی ہوئی بلکہ مکرم خواجہ منظور احمد صاحب کی پڑھائی ہوئی تاریخ اور خاص طور پر جغرافیہ یاد آتا چلا گیا۔ خاص طور پر صحرائے اعظم کے حوالے سے بارش کم اور زیادہ ہونے کی وجوہات بھی یاد آنا شروع ہوئیں کہ:

۱۔ جو ملک خط استوا سے قریب ہوگا وہاں بارش زیادہ ہوگی۔

۲۔ جو ملک سمندر سے قریب ہوگا وہاں بارش زیادہ ہوگی۔

۳۔ جو ملک سطح سمندر سے جتنا اُونچائی پر ہوگا

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

بارش زیادہ ہوگی۔

۴۔سمندری ہواؤں کا رُخ جس ملک کی طرف ہوگا وہاں بارش زیادہ ہوگی۔

۵۔ ان سمندری ہواؤں کو روکنے کیلئے اگر اُونچے پہاڑ ہوں گے تو بارش زیادہ ہوگی یا

٦۔جو علاقہ پہاڑوں کے قریب ہوگا بارش زیادہ ہوگی۔

یہ صحرائے اعظم اگر چہ زیادہ تر خط استوا پر ہے مگر یہ صرف ایک وجہ ہے باقی وجوہات نہ ہونے کی وجہ سے بارش سے محروم ہے۔

ہمارا جہاز لاگوس میں اتر چکا تھا مگر جہاز سے اترنے کی اجازت نہ تھی اعلان ہوا کہ اکرہ جانے والے مسافر بیٹھے رہیں ۔ ہم تیل لیں گے سواریاں اُٹھائیں گے اور اتاریں گے اور آگے چل پڑیں گے۔

ایک گھنٹے بعد جہاز لاگوس سے روانہ ہوکر پون گھنٹہ میں اکرہ پہنچ گیا۔ جو دوست ہوائی اڈہ پر لینے آئے ہوئے تھے جب ان کی زبانی علم ہوا کہ آقا کا جہاز دو گھنٹے بعد پہنچنے والا ہے تو خوشی کی انتہا نہ رہی سوچا اس عرصہ میں سامان ٹھکانے پر پہنچا دیا جائے۔ پھر خالی ہاتھ ہوکر استقبال کیا جائے۔ ایک ہوٹل میں جہاں آج کی رات قیام کا انتظام تھا۔ سامان رکھ کر واپس ہوائی اڈہ پہنچا۔ تو اس وقت تک مرد، عورتیں اور بچوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جو ہوائی اڈہ پہنچ چکا تھا نعروں، نظموں اور ترانوں سے فضا کو عجیب وقار اور پیار کے ملے جلے ماحول میں ڈھال رہا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ہوائی اڈہ اپنا ہی ہے۔ سٹیٹ گیسٹ کے طور پر وہ بادشاہ آرہا تھا اور پھر وہ بادشاہ بڑی شان سے آیا ۔ جہاز سے اترتے ہی جہاز کی سیڑھیوں سے ہی خدام نے اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔ پولیس پروٹوکال الگ تھی پہلے عورتوں اور پھر مردوں کو دیدار کراتے ہوئے Vip میں چلے گئے اور پھر ہزاروں پروانوں کے جلو میں مشن ہاؤس روانگی ہوئی۔

اذانِ صبح گاہی:

اگر چہ ہمارا ہوٹل شہر کے وسط میں تھا اور بظاہر یہ ناقابل یقین بات ہے مگر ہوا یوں کہ تمام رات اکا دکا مرغ کی اذانیں گونجتی رہیں۔ مگر پو پھٹنے سے بھی پہلے بے صبرے مرغے اذانیں دینے لگ گئے اور وقت گزرنے کے ساتھ شروع میں اچھی لگنے والی آوازیں بے ہنگم اور ناقابل برداشت شور میں ڈھل گئیں۔ صوفیاء کے مخالفین ایک لطیفہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میاں مجنون اپنی لیلا کے خیال میں مست جا رہے تھے۔ ایک صوفی صاحب جو نماز پڑھ رہے تھے بے خیالی میں میاں مجنوں ان کے آگے سے نکل گئے اس پر ان صوفی صاحب نے نماز توڑ کر میاں مجنوں کو برا بھلا کہنا شروع کردیا کہ ان کی نماز خراب ہوگئی ہے۔ اس پر میاں مجنوں نے نہایت سادگی سے جواب دیا کہ میں تو اپنے مجازی معشوق کے خیال میں اتنا مگن تھا کہ مجھے تمہاری موجودگی کا احساس تک نہیں ہوا مگر تم جو حقیقی عشق کے دعویدار ہو تمہاری نماز کیسے ٹوٹ گئی؟ بہرحال مرغانِ گھانا کی موجودگی میں کسی صوفی کی نماز نہیں ہوسکتی۔ آج ہی ٹی وی پر خبر چل رہی تھی کہ افریقہ کے ہی ایک اور ملک سوازی لینڈ نے مرغوں کے شور سے تنگ آکر ان کو سزا کے طور پر ذبح کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

میں نے اپنے تعارف میں واقفِ زندگی لکھا ہوا تھا اور تمام مربیان کو ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ٹھہرنا تھا اس لئے دوسرے دن خدام نے میرا سامان بھی ہوسٹل جانے والی بس میں رکھوا دیا جہاں افریقہ کے اکثر ممالک کے مربیان سے نہ صرف ملاقات ہوئی بلکہ میرے سامنے میرا پسندیدہ مضمون جغرافیہ کھلا ہوا تھا بہت سی معلومات ہوئیں۔ ٢٠ کلومیٹر دور جلسہ سالانہ پر صبح بسیں لے جاتیں شام کو واپس لے آتیں۔

گھانا:

دو کروڑ تیس لاکھ آبادی کا یہ ملک دس صوبوں میں تقسیم ہے۔ 1957ء میں اسے آزادی ملی۔ اکرہ دارالحکومت ہے جس کی آبادی 20 لاکھ ہے دوسرا بڑا شہر کماسی کی آبادی 16 لاکھ ہے۔ سرکاری زبان انگریزی ہے۔ 16 یونیورسٹیاں اور بجٹ کا سب سے بڑا حصہ تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔ ملک تیزی سے ترقی کررہا ہے۔ اب تو تیل بھی نکل آیا ہے۔ بہت خوبصورت علاقے بھی ہیں دریائے وولٹا سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا ملک کو دو حصوں اپر وولٹا اور لوئر وولٹا میں تقسیم کرتا ہے دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی جھیل اسی دریا کی مرہون ہے ۔ زمین اتنی زرخیز ہے کہ زمینداروں کی زبان میں اگر مردہ بھی کاشت کردو تو وہ اُگ آئے۔

باغ احمد:

460 ایکڑ رقبے پر مشتمل باغ احمد جو کماسی اور آئیوری کوسٹ جانے والی سڑک پر واقع ہے جلسہ گاہ بھی اسی جگہ ہے ١٩۔ اپریل کو کڑکتی دھوپ میں ایک لاکھ سے زائد پروانوں کا جلسہ عجیب منظر پیش کررہا تھا جیسے سفید بگلے اِدھر اُدھر سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ پہنچ رہے ہوں یہ لوگ سفید لباس ہی پہنتے ہیں۔

گھانا کے لوگ بہت ہی پیارے ہیں۔ آقا تو آقا ہم لوگ جو آقا کے ملک کے ہیں ان کے لئے بھی ان کی آنکھوں میں پیار جھلک آتا ہے ایک عجیب انداز میں سر کو تھوڑا سا دائیں طرف جھکا کر سلام کرنے کا انداز دل موہ لیتا ہے۔ جب مجھے پتہ چلا کہ گھانا دراصل غانا ہے جو صفتِ غنا سے نکلا ہے تو یہ لفظ واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ یہ لوگ کئی کئی دن بھی بھوک برداشت کرلیتے ہیں اور مجھے تو ہر طرف گلاب چہرے نظر آرہے تھے۔

غانا میں غلاموں کی تجارت کرنے والے آج کے مہذب لوگوں کے بنائے ہوئے وہ پنجرے بھی دیکھے جن میں غلاموں کو باہر بھجوانے سے پہلے جانوروں سے بھی بدتر ریوڑوں کی طرح پنجروں میں قید رکھا جاتا کئی ان پنجروں میں مرجاتے ۔ غانا کا سابقہ نام سونے کی کانوں کی وجہ سے گولڈ کوسٹ تھا۔ غانا ایک سابقہ عظیم سلطنت اشانٹی شہنشاہیت میں شامل تھا جس کی فوجوں کی تعداد پانچ لاکھ تھی آج بھی غانا سب صحارا ممالک میں سب سے ترقی یافتہ ملک ہے۔ جماعت احمدیہ گھانا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں اپنی خدمات کی وجہ سے کسی کو بھی احمدیہ کہہ کر پوچھ لیں وہ مشن کا پتہ بتا دے گا۔ ٹیکسی والا سیدھا مشن ہاؤس لے آئے گا جلسہ سالانہ میں صدر مملکت بھی نہ صرف شریک ہوئے بلکہ پورا جلسہ دیکھا۔

ٹوگو:

اب غانا کا انتہائی کامیاب جلسہ تو ختم ہو چکا تھا اس لئے دوسرے جلسہ کیلئے جو بینن میں ہونا تھا جس کے لئے پہلے تو بینن کے دارالحکومت Portonava جانے کیلئے کوشش کی کہ ہوائی جہاز کی سیٹ مل جائے مگر پتہ چلا جہاز یا تو آئیوری کوسٹ سے ہوکر جاتے ہیں یا پھر لیبیا سے ہوکر اور وہاں اتنی دیر رکنا پڑتا ہے کہ گویا پیدل جانے والی بات ہے۔ بورکینا فاسو کے امیر مکرم ناصر محمود ثاقب صاحب کی خواہش تھی کہ میں ان کے ساتھ پہلے بورکینا فاسو چلوں وہاں سے ٹوگو اور پھر بینن یہ اُسی طرح تھا کہ کراچی سے لاہور جانے کیلئے پہلے اسلام آباد جایا جائے اس لئے ان سے کہا کہ اگر آپ گاڑی ٹوگو کے بارڈر تک دے دیں پٹرول میں خود ڈلوا لوں گا اور آگے ٹوگو میں میں نے قدوس صاحب کو درخواست کردی ہے کہ وہ مجھے بارڈر سے لیں اس طرح فاصلہ کم ہوسکتا ہے انہوں نے گاڑی دینے کی حامی بھرلی اور قدوس صاحب نے بارڈر سے لے لینے میں خوشی کا اظہار کیا۔

20 اپریل کو جامعہ احمدیہ سے روانہ ہوئے راستہ اکرہ شہر سے ہوکر جاتا تھا ٹریفک کا اتنا رش کہ دو گھنٹے تو شہر آر پار کرنے میں لگ گئے 400 کلومیٹر کا فاصلہ 7 گھنٹے میں طے ہوا۔ دوسری طرف قدوس صاحب جو بارڈر پر پہنچ چکے تھے بار بار فون کرکے پوچھتے کہ اور کتنی دیر لگے گی۔ کڑکتی دھوپ میں ان کا انتظار کرنا خود ہمیں پریشان کررہا تھا۔ ہم ساحل کی طرف بڑھ رہے تھے اس لئے زمین کی حالت نمکین ہوتی جارہی تھی مگر آموں سے لدے ہوئے درخت للچا رہے تھے کہ اِدھر ہی ٹھہر کر ان سے دو دو ہاتھ کرلئے جائیں۔ مگر یہ کام ہم نے دل پر جبر کرکے واپسی کیلئے چھوڑ دیا کیونکہ واپسی ٹکٹ پھر غانا سے ہی تھی ویسے مرزا غالب اگر غانا آئے ہوتے تو ''آم ہوں اور عام ہوں'' کی عملی شکل دیکھ لیتے ، سڑک شروع میں تو بہت اچھی تھی مگر جوں جوں آگے بڑھتے سڑک زیر مرمت ہونے کی وجہ سے حالت بگڑتی گئی باوجود ڈرائیور کی انتہائی مہارت جیسے گانا گا رہا ہو کہ

چلے سڑک پر میری گاڑی الٹی سیدھی ترچھی آڑی
نہ دیکھے کوئی کنکر پتھر نہ دیکھے کوئی کھاڑی

سڑک کے ذریعہ سفر کرنے کا ایک فائدہ ضرور ہوا کہ آدھا ملک دیکھ لیا۔ دریائے لوئر وولٹا عبور کرنے پر ساحل قریب آنے کی نشانیاں پام کے درختوں کی کثرت بتا رہی تھی اور ہم ٹوگو کے پام سے منسوب شہر Palme کی طرف بڑھتے رہے۔

عزیزم ناصر محمود ثاقب صاحب نے چلتے وقت کچھ نصائح بھی کی تھیں کہ سوائے باوردی پولیس والے کے کسی مقامی آدمی سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا اگر قدوس صاحب بارڈر پر نہ ملیں تو پرائیویٹ ٹیکسی ہرگز نہ لینا رجسٹرڈ ٹیکسی لینا اور جس سے بھی بات کریں محسوس نہ ہونے دیں کہ آپ نووارد ہیں۔ بارڈر قریب آرہا تھا اور مجھے یہ نصائح یاد آرہی تھیں اور لوگوں کی امانتیں جو غانا میں کسی قدر کم تو ہوئی تھیں مگر ابھی تک ہزاروں یورو کی شکل میں موجود تھیں۔ ان کی فکر میں گلا خشک ہورہا تھا۔ عجیب عجیب فارمولے ذہن میں ابھرتے تھے۔ سوچا سمگلر کیا طریقے استعمال کرتے ہوں گے۔ کبھی جوتوں میں چھپانے کا خیال آتا کبھی نیفے میں مگر امریکہ نے جب سے جوتے اتروانے شروع کیے ہیں ہر جگہ یہ رواج ہوتا جارہا ہے اس لئے یہ طریقہ غیر محفوظ ہو چکا ہے۔ اسی اُدھیڑ بن میں بارڈر آگیا اور ہم مال چھپانے کے کسی فارمولے پر عمل نہ کرسکے۔ قدوس صاحب دوسری

Zaid Auto Repair
زیدآٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

طرف ہاتھ ہلا رہے تھے اس پر جان میں جان آئی۔ ہم ٹوگو کے شہر Palme میں داخل ہو چکے تھے اگرچہ دارالحکومت Lome ہے قدوس Palme سے ستر کلومیٹر دور ایک قصبے Notse Nalolo میں رہتے ہیں یہ ملک بھی بینن کی امارت میں شامل ہے ان کی گاڑی مشن ہاؤس گئی ہوئی تھی اس لئے ٹیکسی لیکر آئے تھے۔ ایک گھنٹہ بعد ان کے گھر پہنچ گئے۔ یہ دونوں میاں بیوی آپس میں کزن بھی ہیں دونوں ہی مجھے بشیر آباد سے جانتے تھے کہ میں وہاں مینجر رہا تھا۔ اس لئے دونوں نے بہت احترام بھی کیا اور گھر کا سا سکون ملا۔

ٹوگو پہلے جرمن کالونی تھا۔ دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کی شکست کے بعد انگریزوں اور فرانسیسیوں کی کالونیوں کی بندر بانٹ میں اس کے دو حصے ہو گئے۔ انگریزی بولنے والا حصہ غانا میں شامل ہو گیا اور دوسرا ٹوگو کے نام سے الگ ملک ہے۔ جس کی لمبائی 700 کلومیٹر اور چوڑائی ایک صد کلومیٹر ہے اور چوڑائی میں کٹ کر یہ غانا سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے شمالاً جنوباً لمبوترا ملک ہے۔ شمال میں بورکینا فاسو اور مشرق میں نائجیریا کو سمندری سامان کی ترسیل میں اس کی بندرگاہیں معاونت کرتی ہیں زرعی ملک ہے۔ کپاس، کوکو، فاسفیٹ قیمتی لکڑی سے مالا مال ہے۔ ۲۹ فیصد عیسائی ۲۱ فیصد مسلمان باقی بدھ مت یا بد مذہب ہیں کتے، بلے، چوہے سب کھا جاتے ہیں بلکہ مرغوب غذا ہیں اس کے علاوہ تمام افریقہ میں کساوا جو شقر کندی کی طرح زیر زمین پیدا ہوتی ہے ان کی خوراک ہے اس سے یہ بہت کام لیتے ہیں خشک ہونے پر پیس کر پاؤڈر بنا لیتے ہیں۔ پانی میں پھینٹ کر دودھ اور جما کر دہی بنا لیتے ہیں اس کا سالن اور روٹی بھی پکا لیتے ہیں۔ انتہائی طاقتور خوراک ہے۔ خاص طور پر مردوں کیلئے سارے افریقہ میں کساوا اور یم جیسی طاقتور Hard Food کی وجہ سے ان کا جسم طاقتور متوازن چست و چالاک رہتا ہے چنانچہ نظروں کو بھلے لگتے ہیں اور پسند کئے جاتے ہیں پھلوں میں آم پپیتا، ناریل شامل ہیں، چاول پورے افریقہ کی اہم غذا ہے جو گرمی اور ہارڈ فوڈ کی گرمی کو متوازن کر دیتی ہے۔

بنگال میں بچوں کی تعداد ایک دو کی بجائے پراگوں میں بیان کی جاتی ہے۔ ایک پراگے میں تین چار بچے ہوتے ہیں افریقہ بھی کثرت اولاد والے ممالک میں شامل ہے۔ بیویوں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں۔ اس لئے کسی ایک شخص کے بچوں کی تعداد سینکڑوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ درجنوں میں تو عام ہے۔ جنسی تعلقات قائم کرنے پر بھی کوئی خاص روک ٹوک نہیں مردوں کی زیادہ بیویوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے بھی ایک خاوند کے علاوہ کئی دوست ہو سکتے ہیں۔

بینن

اگلے دن قدوس صاحب کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کیلئے بینن روانہ ہوئے ان کی گاڑی واپس آ چکی تھی۔ ہم بینن کے جنوب میں ساحل سمندر کے قریب قریب سفر کر رہے تھے۔ زیادہ تر آبادی جنوبی ساحلی علاقہ میں ہی آباد ہے دو بڑے شہروں کوٹونو اور پورٹونووا میں ملک کی اسیّ فیصد آبادی رہتی ہے دارالخلافہ پورٹونوا ہے جبکہ سب سے بڑا شہر کوٹونو ہے۔ بارڈر سے چلے تو سڑک کے ساتھ ساتھ آبادی اور گاؤں ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتے تھے۔ اور ہر گاؤں کے سپیڈ بریکر بدمزگی پیدا کر رہے تھے یہاں تک کہ کوٹونو آ گیا۔ اس شہر کی سڑکوں پر موٹر سائیکلوں کا سیلاب دیکھ کر بڑا عجیب لگا جس سڑک پر نظر جاتی موٹر سائیکل ہی موٹر سائیکل بعد میں پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر بطور ٹیکسی چلتے ہیں۔ سنگل سواری کے لئے تیز اور سستی سواری واقعی کمال ہے ہم نے بھی بعد میں ہوٹل سے مشن ہاؤس اور مشن ہاؤس سے ہوٹل آنے جانے کیلئے اس سستی سواری کو معمول بنا لیا اور خوب فائدہ اُٹھایا۔ بس ہم دوجی کہتے تو وہ مشن ہاؤس لے آتا ویسے اگر Doogi کے ساتھ احمدیہ بھی لگا دیتے تو پھر موٹر سائیکل سیدھا مشن ہاؤس کے دروازہ پر ہی آ کر رکتا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں بورکینا فاسو کے دارالحکومت 'واگا ڈوگا' ougadoudou میں تو اس سے کہیں زیادہ موٹر سائیکل ہیں۔ اور اکثر افریقی ممالک میں یہ بطور ٹیکسی استعمال ہوتے ہیں۔

بینن کا پرانا نام dahomi تھا اور یہ بہت بڑی سلطنت تھی لوگ سپاہیانہ مزاج رکھتے ہیں عورتیں بھی فوج میں شامل تھیں۔ انسانی قربانی کا رواج عام تھا تعطیلات اور مذہبی تہواروں پر سینکڑوں انسانوں کو قربان کر دیا جاتا تھا اور پھر یہ غلاموں کی تجارت کا مرکز بن گیا۔ 1892ء میں فرانسیسیوں نے داھومی Dahomi کو اپنی کالونی بنا لیا 1960ء میں آزادی ملی۔ 27 فیصد عیسائی 25 فیصد مسلمان ہیں 17 لاکھ لوگ Fan زبان بولتے ہیں جبکہ 12 لاکھ یوربا بولتے ہیں باقی مقامی زبانیں ہیں۔ نوزائیدہ بچوں کی شرح اموات سب سے زیادہ ایک ہزار میں سے 203 بچے 5 سال سے کم عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔

Wild Life سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے اور جنگلی درندوں کو اپنے اصل ماحول میں دیکھنے والوں کیلئے وسیع سفاری پارک ہے۔ ۲۲ اپریل کو حضور پرنور کی آمد تھی اس لئے دونوں بارڈر کھول دیئے گئے تھے ہم بھی آزادانہ اِدھر اُدھر آتے جاتے رہے۔ یہاں عزیزم امتیاز سے بھی ملاقات ہوگئی اور اس کو پروگرام بتا دیا کہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہی ہم بارڈر پر آ جائیں گے۔ وہاں سے امتیاز ہمیں لے لے گا۔ مین روڈ پر خوبصورت مسجد کا افتتاح آقا نے نماز جمعہ سے فرمایا اور نماز کے بعد ہم نائجیریا کیلئے روانہ ہو گئے۔

نائجیریا:

اور اب آتے ہیں افریقہ کے تاج نائجیریا کی طرف جو ہر لحاظ سے اور ہر میدان میں سرتاج ہے۔ نائجیرین اپنے آپ کو نائجیرین کہلانا پسند کرتے ہیں نہ کہ افریقن۔ پاکستان کی طرح بار بار کی فوجی مداخلتوں نے اس ملک کو بھی کرپشن میں دنیا کا نمبر ایک ملک بنا دیا ہے۔ وسائل پیدا کرنے اور وسائل ضائع کرنے ہر شعبہ میں پاکستان سے سیکھ کر آگے نکل چکا ہے۔

بہر حال ہم بینن کا بارڈر کلیئر ہونے کے بعد جب نائجیریا کے حصہ میں آئے تو یوں معلوم ہوا دنیا ہی بدل گئی ہے چار ملکوں میں پہلی بار ہیلتھ کارڈ چیک ہوا۔ ہر چیز مکمل تھی مگر دو غیر ملکی ہاتھ لگے تھے خالی کیسے چلے جائیں۔ ابھی وہ مختلف بہانے اور چارجز ڈھونڈ ہی رہے تھے کہ امتیاز صاحب وہاں پہنچ گئے اور اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا اتنا وقار ہے کہ جب امتیاز نے کہا کہ میرے انکل ہیں تو تمام رستے کھل گئے۔ ہم امتیاز کے ساتھ بارڈر سے ۳۰ کلومیٹر دور لارو آ گئے رستے میں برلب سڑک احمدیہ مساجد بھی نظر آئیں اسی شہر لارو میں ۱۳ احمدیہ مساجد ہیں اس شہر کی آبادی ۳۰ سے 40 ہزار ہے۔

دوسرے دن پھر اُسی بارڈر پر گئے۔ دونوں ممالک نے حضور پرنور کی آمد پر بارڈر کھول رکھے تھے۔ اور ہم اِدھر سے اُدھر آتے جاتے رہے۔ کیوں نہ ہو کہ بادشاہ کا استقبال کرنے آئے تھے پھر ہم لاگوس روانہ ہو گئے۔

احمدیہ سینٹر:

لاگوس میں جس جگہ ہم پہنچے مین روڈ پر ایک بڑے احاطے میں بہت بڑا اور بارعب دو منزلہ ہسپتال، مسجد، گیسٹ ہاؤس اور رہائشی مکانات پر مشتمل پروقار کمپلکس تھا۔ ہمارے ایک بزرگ ساتھی مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب جو ہم سے سینئر تھے کے بیٹے مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب ہم سے بہت احترام سے پیش آئے۔

مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب بڑے احترام سے ملے اور مجھے پوچھا چودھری صاحب آپ نے مجھے پہچانا؟ میں نے کہا جی ہاں پہچان لیا ہے اور آپ کے بھائی حبیب اللہ صاحب سے تو جرمنی میں اکثر گپ شپ ہوتی رہتی ہے۔

مشنری انچارج مکرم عبد الخالق نیئر صاحب ہماری بہن کے داماد مکرم ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب کے بھائی تھے اور امتیاز صاحب تو پہلے ہی مجھے لے کر چل رہے تھے اس لئے کوئی اجنبیت نہ ہوئی۔

دوسرے دن لاگوس سے آگے روانگی تھی مگر ہم اپنا پاسپورٹ امتیاز کے گھر چھوڑ آئے تھے۔ جب امتیاز کو پتہ چلا تو اس نے کہا آپ اس گاڑی پر آئے ہیں جس پر احمدیہ جماعت کے سٹیکرز لگے ہوئے ہیں اور یہاں کی پولیس یہ سٹکرز دیکھ کر گاڑی نہیں روکتی ورنہ آپ اب تک دھر لئے گئے ہوتے۔ اس لئے بہتر ہے واپس چلیں پاسپورٹ لیکر آگے چلیں گے چنانچہ ۳۰ کلومیٹر واپس پھر لارو آئے اور رات وہیں گزاری۔

اگلے دن قافلہ نے لاگوس سے ابوجا کی طرف جانا تھا جو تقریباً ایک ہزار کلومیٹر ہے۔ مگر رستے میں دو جگہ رات کا قیام بھی تھا۔ اور امتیاز صاحب چونکہ ہراول دستے کے طور پر تھے اس لئے ہم نے دوبارہ لاگوس جانے اور گوسلو میں پھنس جانے کے اندیشہ سے دوسرا راستہ لیا جو جنگل سے ہو کر جاتا تھا۔ پہلا پڑاؤ ILORIN جدید اور خوبصورت شہر میں تھا جو 400 کلومیٹر کے قریب تھا۔ راستہ میں قدیم ترین تاریخی شہر ابادان جو مغربی افریقہ کا سب سے بڑا شہر ہے کے بیچوں بیچ سے گزرے جو اپنے مکانات کی قدامت پسندی اور اُداسی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہم جنگل کے اندر اندر جا رہے تھے جہاں بارشوں کے موسم میں رستے بند ہو جاتے ہیں جنگل کی خوبصورتی پر یہ شعر یاد آتا رہا۔

یہاں کوئی نظر بے تاب نہیں بے مہر نہیں
یہ جنگل ہے کوئی شہر نہیں

شام سے ذرا پہلے ہم ILORIN پہنچ گئے قافلہ چونکہ بڑی سڑک سے آ رہا تھا اور راستہ میں ایک جگہ رک کر نمازوں کا بھی پروگرام تھا اس لئے ہم پہلے پہنچ گئے۔ یہاں بھی ایک بہت پیاری مسجد اور اس کے ساتھ مکرم محمود احمد صاحب مربی سلسلہ کا گھر تھا۔ امتیاز صاحب کے بچے کئی دن پہلے انتظامات میں مدد کی غرض سے وہاں پہنچ چکے تھے۔ جب مجھے پتہ چلا کہ مکرم محمود احمد صاحب مکرم شیر بہادر صاحب مرحوم کے بیٹے ہیں تو دوبارہ اُن سے گلے ملا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے زمانہ میں گھوڑوں کے حوالے سے

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

اور حضور کی شفقتوں کے حوالے سے ان سے تعلق قائم ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ ان کے بہنوئی مکرم مبارک احمد صاحب ہمارے ہی شہر کوبلنز میں رہتے ہیں اور زعیم علاقہ ہیں ہمارے پہنچنے کے ایک گھنٹہ بعد قافلہ بھی پہنچ گیا۔ میرا قیام مربی ہاؤس میں ہی ہوا۔ نمازیں اسی مسجد میں ادا ہوئیں اور اسی جگہ مجھے وہ لازوال لمحہ بھی میسر آ گیا جس کی تلاش میں نکلا تھا۔ نماز تہجد میں دردِ دل سے دعا کی کہ اے میرے مولا اتنے دن سے قافلے کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں آقا کو پتہ بھی ہے مگر ابھی تک نظر شفقت بلکہ مزکی نظر سے محروم ہوں اور کیا پتہ تھا کہ وہی لمحہ قبولیت کا تھا۔ فجر کی نماز کے لئے جب آقا آئے تو اس غلام پر پیار کی نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔ ''پہنچ گئے آپ بھی'' اور پیار کے وہ چند لمحات سیراب کر گئے۔

دوسرے دن پھر ہراول دستہ کے طور پر قافلہ سے پہلے نکل پڑے آج ہمارا پڑاؤ New Busa نامی بستی میں تھا جہاں کے چیف نے آقا کو دعوت دے رکھی تھی اور اپنے محل میں قیام کا انتظام کیا تھا ہم ایک ہوٹل میں ٹھہرے لیکن صبح کا ناشتہ اسی محل کی ایک Kitoro Lodge میں کرنے کی توفیق ملی۔ دریائے نائجر اور دریائے Benuin نے مل کر نائجیریا میں دنیا کا سب سے بڑا Delta بنایا ہوا ہے اسی ڈیلٹائی جنگل میں دریائی گھوڑا ابھی پایا جاتا ہے۔ اسی ڈیلٹا میں تیل کا ذخیرہ ہے۔

تیسرے دن روانہ ہو کر شام کو ابوجا پہنچے راستہ میں Pmina خوبصورت شہر بھی آیا جہاں کے ایک برلب سڑک ہوٹل Shiroro میں چائے اور احباب سے ملاقات کا پروگرام تھا ہم انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے آگے روانہ ہو گئے۔ ابوجا میں داخل ہونے سے پہلے ہاتھی کا سر اور سونڈھ کی طرح کی پہاڑی نظر آئی جس کو Sume Rock کہتے ہیں اور ان کے 100 کے نوٹ پر اس کی تصویر ہے۔ یہ Asokoro کا علاقہ ہے اور ایوان صدر اس کے پہلو میں واقع ہے۔ اسمبلی بلڈنگ اور تمام شرفاء اسی علاقے میں رہتے ہیں۔ اکثر ممالک کے سفارتخانے بھی اسی علاقے میں ہیں اور وہ نئی مسجد جس کا افتتاح ہونا تھا اسی علاقے میں ہے۔ اختتام اور رات کے کھانے کے بعد ہمیں Hotel Yankari میں ٹھہرنے کیلئے بھجوا دیا گیا یہ ہوٹل اگرچہ مسجد سے تو 20 کلومیٹر دور ہے لیکن جلسہ گاہ سے 10 کلومیٹر ہے اور ابوجا سے Kaffi جانے والی شاہراہ پر ہے۔ اور یہ صوبہ Nasrawa کہلاتا ہے۔

Abuja بھی بہت بڑا شہر اور اب ملک کا دارالخلافہ ہے جلسہ گاہ سے دو تین کلومیٹر پہلے اس کی حدود ختم ہوتی ہیں۔ 180 ایکڑ رقبہ جو خدام نے بڑی محنت سے جلسہ گاہ کیلئے تیار کیا تھا اس کے قریب ہی گاؤں Tamunda ہے اس چھوٹے سے گاؤں اور جلسہ گاہ کے درمیان ایک خوبصورت درختوں کا سایہ دار جھنڈ ہے جس میں دو چھوٹے چھوٹے قدرتی تالاب ہیں گاؤں والے ایک تالاب سے پانی پیتے اور دوسرے تالاب کے پانی سے کپڑے وغیرہ دھوتے ہیں یہ جھنڈ صحرا میں نخلستان کی طرح ہے 24 مئی جلسہ انتہائی کامیاب رہا۔ نوٹ جماعت کا اپنا ٹیوب ویل ہے۔

Kano نائجیریا کا مشہور شہر کا نو کمرشیل سینٹر ہے۔ تجارت کے اس مرکز سے آگے صحارا کا وہ عظیم صحرا ہے گویا یہ صحرا اور شاداب علاقہ کا سنگم ہے مجموعی طور پر نائجیریا بہت عظیم اور معدنی دولت سے بھی مالا مال ہے۔ اگر کرپشن ختم ہو جائے تو تھوڑے ہی عرصہ میں پہلے کی طرح دنیا کے صف اول کے ممالک میں شامل ہو سکتا ہے۔

مچھر

برصغیر میں ہر چیز دوسروں کو متاثر کرنے اور اپنی جھوٹی شان کے اظہار کے لئے ہوتی ہے۔ انسانوں کی یہ خصلت ہر مخلوق میں نظر آتی ہے۔ ہمارے ہاں کا مچھر بھی ڈھول باجے اور تو تیاں سناتے ہوئے باادب باملاحظہ ہوشیار کا اعلان کر کے وارد ہوتا ہے اور بعض اوقات اس خوش فہمی اور ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے مگر افریقی مچھر خاموش طبع اور شاید احساسِ کمتری میں مبتلا ہے کہ خلش اس وقت ہوتی ہے جب جگر کے پار ہو چکا ہوتا ہے پاکستان کے مچھر سے تو خارش ہوتی ہے مگر افریقی مچھر سے درد ہوتی ہے۔ چھوٹا سا یہ پتنگا جس کا ذکر ایک مثال کے طور پر قرآن کریم میں موجود ہے اتنا خطرناک ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ اموات اسی کے کاٹنے اور ملیریا سے ہوتی ہیں۔

واپسی:

جذبۂ دل کشاں کشاں لے تو گیا مگر واپسی میں وہی سفر پہاڑ نظر آتا تھا اس لئے ابوجا سے لاگوس اور پھر لوگوس سے اکرا ہوائی جہاز کی سیٹ بک کرانے میں ہی عافیت سمجھی۔ ۵ مئی کو اکرہ واپس پہنچ گئے رات مشن ہاؤس میں قیام کیا۔ صبح مکرم امیر صاحب عبدالوہاب بن آدم صاحب نے چائے پر یاد فرمایا اور اپنے ہاتھ سے چائے اور کیک پیش کیا۔ چائے کی چسکی لیتے ہی میرے منہ سے نکلا۔ امیر صاحب آپ نے تو سیلونی ٹی سٹال کی یاد تازہ کرادی ہے۔ فرمایا ہاں جب ہم قادیان جاتے ہیں تو وہاں سے یہ پاؤڈر لے آتے ہیں جو چائے کے ساتھ ملانے سے یہ ذائقہ بن جاتا ہے۔ اس پر میں نے اُن کو بتایا کہ میں نے اپنے سکول کے زمانہ میں آپ کو ربوہ دیکھا ہوا ہے اور مجھے آپ کی شکل یاد ہے کہ ان دنوں آپ بھی وہاں تھے۔ فرمایا میں 50 تک وہاں تھا اور مجھے بھی آپ کی شکل یاد ہے اور پھر بھی کئی یادیں دھرائی جاتی رہیں۔ میری تو آج واپسی کی سیٹ تھی جبکہ مبشر داؤد اور چوہدری سلیمان اختر صاحب جامعہ دیکھنے چلے گئے کہ ان کی سیٹ آنے والے کل کی تھی۔ اس طرح بہت سی یادوں کے ساتھ ہم واپس آئے۔

❁

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2014

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین ومبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو آٹھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمدللہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کر لیں۔ کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 50 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔ باقی طلباء جو پچاس کے زمرہ میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فِٹ Unfit ہو جائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:

1۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ 2۔ داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2014ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچا دیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں 5 اگست 2014ء تک قادیان پہنچ جائیں۔ 3۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔ داخلہ کیلئے اُمیدوار طلبہ کا 6/اگست 2014 بروز بدھ صبح 9 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔ جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام واحمدیت، دینی معلومات، عربی، اُردو حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رُجحان معلوم کرنے کیلئے سوالات کئے جائیں گے۔ 5۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی انہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6۔ امراء صدر صاحبان مبلغین ومعلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء ومبلغین بنانے کیلئے ذہین وقابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

رابطہ نمبر: 01872-220583 , 09646934736, 09463324783

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلیفون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وَسِّعۡ مَکَانَکَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7008 میں لاریب محمود بنت طاہر محمود قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن 159 پارک سٹریٹ نزدیک بامبے سٹوڈیو، کولکاتہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔سونا 5 گرام 22 کیرٹ چاندی 15 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد　　الامۃ: لاریب محمود　　گواہ: شیخ ہارون رشید

مسل نمبر:7009 میں طاہرہ بیگم زوجہ عبد السراج دفتری قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن کبیرا۔ڈاکخانہ باسول ڈانگا ضلع 24 ساؤتھ پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا انعام الکبیر　　الامۃ: طاہرہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7010 میں ہمایوں کبیر ولد عبد الحنان ملاّ احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ پرائیویٹ کام عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کبیرا ڈاکخانہ بسول ڈانگا ضلع ساؤتھ 34 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-2-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از پرائیویٹ کام ماہوار 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا انعام الکبیر　　العبد: ہمایوں کبیر　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7011 میں بیگم فرزانہ بنت عبد الودود قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کبیرا ڈاکخانہ باسول ڈانگا پی ایس ڈائمنڈ ہاربر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہوار 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مرزا انعام الکبیر　　الامۃ: بیگم فرزانہ　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر:7012 میں عائشہ بیگم عشرت شمیم زوجہ فاروق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن بھوشانزد بی ڈی او ڈاکخانہ کامار پول پی ایس ڈائمنڈ ہاربر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 5000 بذمہ خاوند۔طلائی زیور ایک گرام 22 کیرٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد

پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: انیس الرحمن　　الامۃ: عائشہ بیگم　　گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر7013 میں ساحل احمد سی جی ولد سی این شاہجہان قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 29 دسمبر 1995ء ساکن بیت العافیت کلپنی آئی لینڈ، لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 جنوری 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی جی جمال الدین　　العبد: ساحل احمد سی جی　　گواہ: ایم اے عبد السلام

مسل نمبر:7014 میں سعدیہ فہد زوجہ نور فہد شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 18 جنوری 1988 پیدائشی احمدی ساکن 25 مودھالیا رلے آؤٹ 6 5th کراس کساونالّی بنگلور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔سونے کے زیورات ہار دو عدد 82 گرام، ہار 2 عدد 22 گرام، چوڑیاں 8 عدد 90 گرام، ٹیکا 1 عدد 9 گرام، کانوں کی بالیاں 12 عدد 59 گرام، ناک کے رنگ 2 عدد 4 گرام، رنگز 14 عدد 30 گرام۔کل وزن 296 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم شریف عالم　　الامۃ: سعدیہ فہد　　گواہ: نور فہد شریف

مسل نمبر:7015 میں منیرہ بیگم زوجہ محمد صالح قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن H.no 410, II Anganwari, Dumma Tample, Banglore بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔گھر 180 اسکوئر فٹ قیمت ایک لاکھ روپے۔(گورنمنٹ کی طرف سے ملا ہے جس کی رجسٹری نہیں کرائی ہے) زیور 22 کیرٹ 15 گرام قیمت 41500 روپے۔کل قیمت 141500 روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صالح　　الامۃ: منیرہ بیگم　　گواہ: محمد کلیم خان

مسل نمبر:7016 میں ندیم خان ولد رشید خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 15 اپریل 1981 پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6090 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد العزیز انعام احمد　　العبد: ندیم خان　　گواہ: خورشید احمد طاہر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے!
اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمارے ساتھ ہے!

روزنامہ ”سازدکن“ حیدرآباد کے ایڈیٹر محمد باقر حسین شاذ صاحب نے 18 فروری 2014 کے شمارہ میں صفحہ 4 پر خود اپنے نام سے جماعت احمدیہ کے متعلق یہ نہایت ہی ظالمانہ اشتہار شائع کیا کہ :

> **عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ**
>
> **قادیانی جو خود کو احمدی کہتے ہیں مسلمان نہیں**
>
> کیونکہ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا ہے
>
> جاری کردہ : باقر حسین شاذ نائب صدر مجلس احرار ہند
> شعبہ تحفظ ختم نبوّت مجلس احرار ہند صدر دفتر جامع مسجد لدھیانہ 8، پنجاب 1

گزشتہ تین شماروں سے ہم محمد باقر حسین شاذ صاحب کے اس ظالمانہ اشتہار کا جواب دے رہے ہیں۔ ہم نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر جماعت کی طرف سے کی جانے والی بے نظیر و عدیم المثال ایثار و قربانیوں کا ذکر کیا تھا جس کی مثال سوائے ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔ ہم نے استفسار کیا تھا کہ کیا ہمارے مخالفین جو اپنے آپ کو اسلام کا 'محافظ و غمخوار' کہتے نہیں تھکتے ایسی قربانی کی مثال پیش کر سکتے ہیں جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے؟ اسلام کی ہمدردی اور اس کی خاطر قربانیوں کا کچھ نمونہ اُنہیں ہمیں بھی دکھانا چاہئے۔ ہاں ہم مکرّر عرض کرتے ہیں کہ بدزبانی، گالی گلوچ، اور محض جھوٹ اور افتراء باندھنے کی بجائے انہیں کچھ اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہئے۔

معاندین کی طرف سے ایک سو پچیس سال سے مسلسل لگائے جانے والے کفر کے فتوے، جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے خدا کے افضال و برکات اور اس کے انعامات کو روک نہیں سکے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اس پیاری جماعت کو مسلسل بڑھا رہا ہے اور قوت پر قوت عطا کر رہا ہے۔ الٰہی جماعت کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ○ یعنی یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور اُن کی جو ایمان لائے، اس دنیا کی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور اُس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ اسی طرح اللہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○ یعنی اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سچے کو ضرور کامیاب کرتا ہے اور جھوٹے کو ضرور ہلاک کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو سچوں اور جھوٹوں میں پھر کیا امتیاز باقی رہ جائے گا؟ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کی اسی دلیل کو ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

☆ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ آواز جسے دشمن ہر حال میں قادیان میں ہی دبا دینا چاہتا تھا آج دُنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ سال 2013 میں دو نئے ممالک Costa Rica اور Montenegro میں جماعت کے قیام کے ساتھ پوری دُنیا میں 204 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ اس طرح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عظیم الشان پیشگوئی ہر روز نئی شان کے ساتھ پوری ہوتی چلی جا رہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ : ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔ انتہائی غور کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ کی اتنی زبردست تائید و نصرت یقیناً اُس کے وعدہ کے عین مطابق ہے کہ ”مَیں اور میرے رسول غالب آ کر رہیں گے“۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے باقر حسین شاذ اور ان جیسوں کی طرف سے صادر ہونے والے کفر کے فتووں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی اور ہر آن جماعت کی تائید و نصرت کرتا چلا گیا۔ یہی سچی جماعت کی نشانی ہے۔ یہی الٰہی جماعت کی نشانی ہے۔

چونکہ محمد باقر حسین شاذ کا تعلق مجلس احرار سے ہے اس لئے ہم اُن کے سامنے احرار ہی کی مثال پیش کرتے ہیں۔ مجلس احرار کی بُنیاد 1929 میں رکھی گئی تھی۔ اس کے بعد سے ہی اس نے سستی شہرت اور بعض ادنیٰ مادّی مقاصد کے حصول کے لئے احمدیت کی مخالفت شروع کر دی۔ سال 1934 اور 1935 میں اس نے مخالفت کا ایک طوفان برپا کیا اور جہاں تک ہو سکا احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ ہمیں چونکہ ان سے کوئی ذاتی عناد نہیں اس لئے ہم ان کی اسلام مخالف کارستانیوں کا تذکرہ کر کے ان کی دلآزاری نہیں کریں گے۔ یہاں ہم صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ احراری لیڈروں نے احمدیت کی تباہی کے کتنے پُرزور دعوے کئے تھے اور احرار کے بلند بانگ دعووں کے مقابل جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیّدنا مرزا محمود احمد رضی اللہ عنہ نے جماعت احمدیہ کی ترقی اور مجلس احرار کی ناکامی کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی تھی۔ ہر دو کا موازنہ کر کے دیکھ لیا جائے کہ کس کی بات سچّی نکلی؟ خدا نے کس کی تائید کی؟ کس کا ساتھ دیا؟ کس کی دُعا سُنی؟ کون سچّا نکلا اور کون جھوٹا؟

احراری لیڈروں کے بلند بانگ دعوے

★ صاحبزادہ سیّد فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلومہار نے لدھیانہ میں کہا :

”مَیں اس جگہ کھڑے ہو کر یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ منارہ قادیانی اس کے بانی اور اس کی جماعت کا نام و نشان تک مٹ جائے گا اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔“

(زمیندار 2 مئی 1935ء صفحہ 2 / الفضل 10 مئی 1935ء صفحہ 2 کالم 1 / تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 490)

★ ایک سرکردہ احراری لیڈر نے کہا :

”ہم نے ایسا انتظام سوچا ہے اور اسے جلد جاری کرنے والے ہیں کہ ہم احمدیوں کو سیاسی طور پر اس قدر تنگ کر دیں گے کہ وہ پانچ سال کے اندر یا تو احمدیت کو چھوڑ دیں گے یا مٹ جائیں گے۔ بڑے بڑے آدمی اس کام میں ہمارے ساتھ ہیں۔ (الفضل 7 رفروری 1935 صفحہ 3 کالم 2 / تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 490)

★ امیر شریعت احرار سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے سیالکوٹ میں تقریر کی کہ :

”مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ یہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔“

(سوانح حیات سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری از خان کابلی صفحہ 100 / تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 490)

★ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی نے 20 مارچ 1934 کو مسجد خیر الدین امرتسر میں تقریر کی جس میں کہا :

”ہم نے ایک سال کے لئے عہد کر لیا ہے کہ نہ چماروں کو نہ ہندوؤں اور سکھوں کو نہ عیسائیوں کو تبلیغ کریں گے اور نہ ان کے پاس جائیں گے صرف استیصال مرزائیت کریں گے۔ (تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 388)

★ عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے کہا :

”او مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔“ (سوانح حیات سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ 38 / تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 467)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پیشگوئی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ 1931ء کے پہلے روز احرار کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت پرشوکت الفاظ میں فرمایا :

”ہم ان سے کہتے ہیں تم کیا، اگر تم دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے۔“ (تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 420)

14 راپریل 1933ء کو خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا :

”بہرحال اللہ تعالیٰ کے مسیح کے ماننے والے غالب آئیں گے اسلئے یہ تو سوال ہی زیر بحث نہیں آ سکتا کہ ہم جیتیں گے یا ہمارے مخالف۔ فتح اور جیت ہمارے لئے مقدر ہو چکی ہے۔“ (تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 421)

24 رمئی 1935ء کو مسجد اقصیٰ قادیان کے منبر پر ایک ولولہ انگیز خطبہ میں دشمنان احمدیت کی ناکامی کی واضح ترین لفظوں میں خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا :

”تم احرار کے فتنہ سے مت گھبراؤ۔ خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور مَیں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔“ (ایضاً صفحہ 497)

نتیجہ

اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے سیّدنا و امامنا مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ احمدیت کی صداقت کے زندہ نشان بن گئے۔ احرار کی اس قدر ذلّت و رسوائی ہوئی کہ یہ پورے ملک میں مسلمانوں کو منہ دکھانے لائق نہ رہے۔ خلیفہ ثانیؓ کی پیشگوئی آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی اور حقیقۃً احرار کے پاؤں سے زمین نکل گئی۔

آج جماعت احمدیہ دُنیا کے 204 مما لک میں پھیل چکی ہے اور پوری دُنیا میں بے حد کامیابی و کامرانی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہے۔ احرار کا کہیں کوئی چرچا نہیں۔ قادیان جس کی اینٹ سے اینٹ بجادینے کا دعویٰ احرار کرتی تھی آج مرجع خلائق بنی ہوئی ہے۔ احرار کے ہر دعوے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کردکھلایا۔ ان کی تباہی و بربادی کی داستان ان کی اپنی زبان سے سنئے۔ مشہور احراری لیڈر جناب شورش کاشمیری مدیر چٹان لکھتے ہیں :

’’احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے۔ ان کی مثال بدقسمت جرمن قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہاران کا نوشتہ تقدیر رہی۔‘‘ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ 162 مؤلفہ جناب شورش کاشمیری، مطبوعہ اُردو پریس لاہور طبع اول ستمبر 1956ء / تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 530)

شورش کاشمیری کا ہی ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے چٹان 25/مارچ 1963ء میں احرار کی نسبت یہ لکھا ہے کہ :

’’واقعہ یہ ہے کہ مجلس احرار بہ لحاظ جماعت تاریخ کے حوالے ہوچکی ہے۔ اب اس کا ذہنی وجود تو بعض روایتوں اور حکایتوں کی وجہ سے ملک کے عوامی دماغ میں موجود ہے لیکن (1) نہ اس کی کوئی تنظیم ہے۔ (2) نہ اس کا مربوط شیرازہ ہے۔ (3) نہ اس فضا میں اُڑنے کے لئے اس کے پاس بال و پر ہیں۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 559)

مفکر احرار چودھری افضل حق صاحب ’’تاریخ احرار‘‘ میں لکھتے ہیں :

’’طوفانی مخالفت اٹھانے کے لحاظ سے بے حد مؤثر غوغا آرائی نے بے شک ہمارا ناطقہ بند کردیا اور خدا کی زمین ہم پر تنگ کردی گئی۔ (تاریخ احرار صفحہ 173 از چودھری افضل حق/ تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 523)

خود امیر شریعت احرار عطاء اللہ شاہ بخاری کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں کہتے ہیں :

’’دو اڑھائی برس تک جو پھندا (مسجد شہید گنج) آپ نے ہمارے گلے میں ڈالا ہے نہ پھندا ہی نکلتا ہے نہ دم ہی نکلتا ہے۔‘‘

(سوانح حیات سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ 108، از خان حبیب الرحمٰن خان کابلی/ تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 523)

شورش کاشمیری کا ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں :

’’احرار ہر حال میں ایک سیاسی طاقت بن چکے تھے۔ ایکا ایکی مسجد شہید گنج کے انہدام نے اس طاقت کو اس بری طرح برباد کیا کہ پھر وہ سنبھالے تو لیتے رہے لیکن سنبھل نہ سکے۔ جس تیزی سے وہ ابھرے تھے اسی سرعت سے انہیں پسپا ہونا پڑا۔ (’’سید عطاء اللہ شاہ بخاری‘‘ صفحہ 95 / تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 523)

محمد باقر حسین شاذ صاحب خود ہی فیصلہ فرمالیں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کس کے ساتھ ہے؟ کس کی بات سچی نکلی اور کون جھوٹا ثابت ہوا؟ آج جماعت احمدیہ کو پوری دُنیا میں جس شان کے ساتھ تبلیغ و اشاعت کی توفیق مل رہی ہے مجلس احرار اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ (منصور احمد مسرور)

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

یہاں ایک دعا بھی سکھائی ہے کہ اپنے ثبات قدم کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہو۔ کیونکہ ایمان کی مضبوطی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کردے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہوجائیں موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دیوے۔

پس یہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ جب یہ حالت ہو کہ انسان ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ چھوڑتا نہیں بندے کو اپنے وہ بڑھ کر تھام لیتا ہے تبھی تو جنتوں کے وعدے بھی دے رہا ہے اور اس لئے اس میں ثبات قدم کی دعا بھی سکھلائی ہے اور دشمنوں پر فتح پانے کی دعا بھی سکھائی ہے۔ اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے فتوحات کے دروازے اس طرح کھولے گا کہ دشمن کے لئے کوئی جائے فرار نہیں ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدے کئے ہیں وہ یقیناً پورے ہوں گے اور آخری فتح ہماری ہی ہوگی۔

اس قربانیوں کی داستان رقم کرنے والوں میں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی خوشخبری پانے والوں میں آج پھر ہمارے ایک بھائی شامل ہوئے ہیں جو مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب ہیں۔ بھویوال ضلع شیخوپورہ کے جن کو 16ء مئی 2014ء کو شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ واقعہ یوں ہے کہ 13ء مئی 2014ء کو مخالفین نے جماعت کے مخالفانہ سٹکر جو لگائے ہوئے تھے گاؤں میں ان کو اتارنے کی وجہ سے احمدیوں سے جھگڑا ہو گیا اور جھگڑا تو نہیں ہوا تو تکار ہی تھی۔ اس معاملے کو جواز بنا کر انہوں نے جماعت کے خلاف بھویوال ضلع شیخوپورہ میں جلوس نکالا۔ لاؤڈ سپیکر جماعت کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کیں اور ٹریفک بلاک کر کے پولیس سے مطالبہ کیا کہ مقدمہ درج کریں جس پر پولیس نے چار احمدی احباب کے جن میں مبشر احمد صاحب غلام احمد صاحب خلیل احمد صاحب اور احسان احمد صاحب تھے ان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا اور ایف آئی آر میں نامزد ملزمان میں سے خلیل احمد صاحب اور ملزمان کے بعض دیگر رشتہ داروں کو گرفتار کر لیا۔ حوالات میں بند کر دیا۔ مقدمہ کے اندراج کے بعد ایف آئی آر میں جو باقی ملزمان تھے نامزد، ان کی عبوری ضمانتیں کروا لی گئی تھیں اور خلیل صاحب کی ضمانت کے حوالے سے کارروائی ہو رہی تھی کہ 16/ مئی 2014ء بروز جمعہ سوا بارہ بجے دوپہر ایک نوجوان آیا سلیم نامی، قریبی گاؤں کا رہنے والا تھا کہ میں کھانا دینے آیا ہوں اس بہانے سے اندر داخل ہوا اور حوالات کے قریب آ کر پوچھا کہ خلیل صاحب کون ہیں؟ اور نشاندہی ہونے پر پستول نکال کر خلیل صاحب کے چہرے پر فائر کر دیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے اور قاتل نے دوسرے احمدی اسیران پر فائر کی کوشش کی لیکن اس وقت پستول چلا نہیں گولی پھنس گئی۔ پولیس نے مجرم کو گرفتار کر لیا خلیل صاحب کو حوالات سے باہر نکالا لیکن اس وقت تک جام شہادت نوش فرما چکے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ❁

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

کاٹراپلی: 27 مارچ کو بمقام احمدیہ مسجد کاٹرا پلی مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم یعقوب پاشا صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم محمد شریف احمد صاحب نے نظم پیش کی۔ مکرم محمد شریف احمد صاحب مقامی معلم نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

کنڈور: 23 مارچ کو جماعت احمدیہ کنڈور میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی، علاوہ ازیں چار تقاریر اور دو نظمیں ہوئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

کریم نگر: 30 مارچ کو جماعت احمدیہ ملم پلی میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ مکرم راج محمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔ عزیزہ فریدہ بیگم نے نظم پیش کی بعدہ محمد نور الدین صاحب نے تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (شبیر احمد یعقوب۔ امیر ضلع ورنگل)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 5 June 2014 IssueNo23

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

ہم نے زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس سے خدا تعالیٰ کے فتوحات کے وعدے ہیں۔فتوحات کے نئے سے نئے دروازے کھلنے کے وعدے ہیں یہ نظارے ہم دیکھ بھی رہے ہیں لیکن دوسروں سے اس قسم کے کوئی وعدے نہیں ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 مئی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ ال عمران کی آیات 146 تا 149 اور 170 تا 172 کی تلاوت فرمائی۔ جن میں خدا تعالیٰ کی راہ میں جانی قربانی کی اہمیت اور عظمت بیان ہوئی ہے۔حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل واحسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے لوگ عطا فرمائے ہیں جو اپنے عہدوں کی روح کو جانتے ہیں اور جو قربانیوں کی روح کو جانتے ہیں اور نہ صرف جانتے ہیں بلکہ اس کے ایسے نمونے قائم کرنے والے ہیں جن کی اس زمانے میں کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ مال کی قربانی کا سوال اٹھے کہ کہاں ہیں ایسے لوگ جو اپنے مال کو دین کی خاطر قربان کرنے والے ہیں تو جماعت احمدیہ کے افراد کا گروہ سامنے آکر کھڑا ہوجاتا ہے۔وقت کی قربانی کا مطالبہ ہو تو آج جماعت احمدیہ میں دین کی خاطر وقت قربان کرنے کے اعلیٰ نمونے موجود ہیں۔عزت کی قربانی کے نمونے دیکھنے ہیں تو آج جماعت احمدیہ میں اس کے نمونے نظر آئیں گے۔ زندگیاں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو مخلصین کا گروہ اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والا ہے۔ جان کی قربانی کا حقیقی نمونہ دیکھنا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ اس حقیقی قربانی کے نمونوں پر مہر لگاتی ہے۔

غرض کہ کوئی بھی ایسی قربانی جو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہو اس کے نمونے قائم کرنے کے لئے آج خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو پیدا کیا ہے۔آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جماعت عطا کی ہے جس کی اکثریت مال جان وقت اور عزت قربان کرنے کی روح کو سمجھنے والی ہے اور ہر وقت تیار ہے۔لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو علم کی کمی کی وجہ سے ایسا اظہار کر دیتے ہیں جو مؤمن کی شان نہیں جس سے بعض کم تربیت یافتہ یا کچے ذہن ضرورت سے زیادہ اثر لے لیتے ہیں۔بعض لوگ مجھے لکھ بھی دیتے ہیں کہ یہ ابتلا اور امتحان کا عرصہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر صرف یہاں تک ہی ہو کہ مشکلات اور امتحان کا عرصہ لمبا ہو رہا ہے۔اللہ تعالیٰ جلد آسانیوں کے سامان پیدا فرمائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جب انتہا پہنچتی ہے ان سختیوں اور ابتلاؤں کی تو رسول اور مؤمنین کی جماعت متی نصر اللہ کی آواز بلند کرتے ہیں اور یہ دعا بھی کرتے ہیں لیکن ایسا اظہار جس سے دنیاوی واسطوں اور اسباب کی طرف توجہ کی طرف رغبت کا اظہار ہو تو یہ ایک مؤمن کی شان نہیں ہے۔مثلاً مجھے ایک لکھنے والے نے لکھا کہ جو کچھ ظلم جماعت پر ہو رہے ہیں پاکستان میں۔ ہمیں دنیا کو بتانا چاہئے اور ایم۔ٹی۔اے کو بھی ایک بڑا حصہ اس کے ذریعہ اس بات پر لگا دینا چاہئے کہ وہ ظلموں کا اظہار کرتی رہے دنیا کو بتائے اور دوسرے ذرائع بھی استعمال کئے جائیں۔ظلم کے خلاف دنیا میں آواز بلند کی جائے۔

اس بارے میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنے والی ہے کہ جب ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم الٰہی جماعت ہیں تو پھر ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ الٰہی جماعتیں دنیاوی حکومتوں یا دنیاوی طرز کے احتجاجوں پر یقین نہیں رکھتیں الٰہی جماعتوں کی ترقی میں دنیاوی مدد کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔ دنیاوی مددیں بغیر شرائط کے نہیں ہوتیں۔ بغیر کسی غرض کے نہیں ہوتیں۔ اپنے آگے کسی نہ کسی رنگ میں جھکائے بغیر نہیں ہوتیں اور یہ باتیں ایک حقیقی مؤمن کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔متی نصر اللہ کی مؤمنین کی طرف سے اگر آواز بلند ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ کے آگے یہ دعا کی آواز ہے اُس کے آگے جھکتے ہوئے اور ہر مرتبہ جب ہم ابتلاء اور امتحانوں کے دور سے گزرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اس کے فضلوں اور اس کی مدد مانگتے ہیں۔ اس کی مدد کے طالب ہوتے ہیں تو ترقی کے نئے سے نئے راستے ہمارے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

آج تقریباً تمام دنیا میں پھیلے ہوئے افرادِ جماعت اور دنیا کے 204 ممالک میں بسنے والے احمدی اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ ابتلاء جماعتی ترقی کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے اور نئی سے نئی منزلیں طے ہو رہی ہیں۔ پس صرف اس بات پر پریشان نہیں ہو جانا چاہئے کہ ایک ملک میں ابتلاء یا امتحان کا دور لمبا ہو گیا۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعتیں کہاں تک پھیل رہی ہیں۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ دنیاوی اسباب کا استعمال بھی ہونا چاہئے۔تو بالکل ٹھیک ہے یہ ہونا چاہئے۔ رعایت اسباب منع نہیں ہے بلکہ اس کا بھی حکم ہے۔ظاہری طریقوں کو اپنانا بالکل منع نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن حدود میں رہتے ہوئے ہم نے یہ ظاہری اسباب استعمال کرنے ہیں اور ہمیں یہ استعمال کرنے چاہئیں ہم کرتے بھی ہیں۔ دنیا کو آگاہ بھی کرتے ہیں کہ کس طرح جماعت پر مظالم ہو رہے ہیں۔اور اگر آج دنیا میں ہم تو یہ ان کو بتاتے ہیں کہ اگر آج دنیا نے مل کر ان ظلموں کو ختم کرنے کی کوشش نہ کی تو یہ مظالم پھیلتے چلے جائیں گے۔ جماعت کا سوال نہیں ہے بلکہ کوئی بھی انسان محفوظ نہیں رہے گا اور یہ پھیل رہے ہیں اب۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔لیکن یہ سب کچھ بتانے کے باوجود ہمارا انحصار نہ کسی حکومت پر ہے نہ کسی انسانی حقوق کی تنظیم پر بلکہ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔

پس ہماری سوچ اور دنیا داروں کی سوچ میں بہت فرق ہے۔ ہم نے زمانے کے امام کی بیعت کی ہے جس سے خدا تعالیٰ کے فتوحات کے وعدے ہیں۔ فتوحات کے نئے سے نئے دروازے کھلنے کے وعدے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا یہ نظارے ہم دیکھ بھی رہے ہیں لیکن دوسروں سے اس قسم کے کوئی وعدے نہیں ہیں۔ جہاں تک شیعوں کی مثال دیتے ہیں یا کسی دوسرے کی مثال دیتے ہیں مجھے تو کہیں ایسا نظر نہیں آتا کہ دنیاوی احتجاج کر کے انہوں نے اپنے مقاصد حاصل کر لئے ہوں۔ ہاں توڑ پھوڑ گھیراؤ جلاؤ ضرور ہو رہا ہے ہر جگہ۔ اور اس کی وجہ سے مزید فساد پھیل رہا ہے۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت پر پاکستان یا دوسرے بعض ممالک میں جو سختیاں ہو رہی ہیں غیروں کی طرف سے یا حکومتوں کی طرف سے یہ ظلم جو کئے جا رہے ہیں قانون کی آڑ میں یا کسی بھی طرح سے یہ آج کی پیداوار نہیں ہے یہ کوئی گزشتہ دو تین دہائیوں کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ تو اس وقت سے ہیں جب سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ایک جماعت قائم کی تھی۔ آپ کو اور جماعت کو ابتدا سے ہی ان ظلموں اور سختیوں سے گزرنا پڑا تھا۔ بلکہ ایک موقع ایسا بھی آیا کہ جب یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ کو اپنی آبائی بستی قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی جس کے مالک مدتوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خاندان تھا۔ آپ وہاں بھی محفوظ نہیں تھے۔ بلکہ ہم اس سے بھی اوپر جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا تمام دور ہی دشمنوں کی طرف سے ظلم پر ظلم کے اظہار دیکھتے ہوئے گزرا ہے۔

آپ نے ہر معاملے میں دنیا میں ایک مثال قائم کرنی تھی آپ کے صحابہ نے بھی قربانیوں کے نمونے دکھائے ہیں۔ اس لئے کہ خدائی وعدوں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر ان کی نظر تھی اور کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل پر آنا تھا اس لئے آپ نے بھی اپنے ماننے والوں کو یہی فرمایا کہ میرے ساتھ اور میری جماعت کے ساتھ تو یہ ظلم و زیادتی ہونی ہے تکالیف کے دور آنے ہیں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ میرا راستہ پھولوں کی سیج نہیں ہے کانٹوں پر چلنا ہوگا۔ کسی سے کوئی دھوکہ نہیں کیا آپ نے۔ ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھ کر ہوتا ہے کہ تکالیف برداشت کرنی پڑیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید سے جب بادشاہ نے بار بار یہ اصرار کے ساتھ کہا کہ اگر حضرت مسیح موعود کا انکار کر دو جس کو تو نے مانا ہے اس کا انکار کر دو تو میں اس کے نتیجہ میں تمہاری جان بخشی کر دوں گا۔ یہ لالچ دی تو آپ نے ہر دفعہ ہی یہی فرمایا کہ آج اگر مجھے خدا تعالیٰ وہ موت دے رہا ہے جو اس کے انعامات کا وارث بنانے والی ہے تو میں دنیا کی خاطر اس کا انکار کیوں کر دوں۔ عجیب جاہلوں والا سوال تم مجھ سے کر رہے ہو یا سودا مجھ سے کر رہے ہو۔ پس یہی مؤمن کی شان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ فرمایا ہے کہ

فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ

پس وہ ہرگز کمزور نہیں پڑے اس مصیبت کی وجہ سے جو اللہ کے راستے میں انہیں پہنچی۔ اور انہوں نے ضعف نہیں دکھایا اور دشمن کے سامنے جھکے نہیں اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

آج بھی ہمارے مخالفین کو یہی تکلیف ہے کہ یہ کیوں کمزوری نہیں دکھاتے۔ کیوں ہمارے ظلموں پر ہمارے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکتے لیکن ان کو نہیں پتا کہ ایک حقیقی احمدی ہر وقت خدا پر نظر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر وقت کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا حاصل کرنے کے لئے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان